۷۸۶

اُنظُر الی ما قال ولا تنظر الی من قال

قال اللہ تعالیٰ ورفعنا لک ذکرک

نبی جس نے خدا سمجھا نہیں اس کو خدا سمجھے

وہ محروم کرم ہے جس نے اپنا سا بشر سمجھا

ابتدائی دنیا سے ثبوت میلاد النبی

از

قرآن و حدیث بہ دلائل قوی

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ کتاب مستطاب تالیف حقیر فقیر سراپا التقصیر سجاد حسین ولد میر ابرار حسین رسالدار سُنی حنفی نقوی مودودی ساکنہ قاضی محلہ سہسوان سے ہو اس کی تالیف سے منشا رفع شکوک و اتفاق باہمی اور واقفیت عوام ہے ہر صاحب استطاعت بعد طبع تقسیم و ہر صاحب مطبع بعد طبع بہ نفع قلیل فروخت کر سکتے ہیں

مطبوعہ نظامی پریس بدایوں

محمد حامد الدین ایف ۔ آر ۔ ایس ۔ اے پرنٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ۔

امابعد گرسنہ رحمت غفار و تشنہ شفاعت سید الابرار صلی اللہ علیہ و آلہ الاطہار و صحابہ کبار عاشقان نبی مختار و محبان حبیب پرورگار کی خدمت میں عرض رساں ہے کہ حالات مندرجہ تاریخ زمانہ سابقہ و حالات موجودہ کے دیکھنے سے اس بات کو مجھ حقیر فقیر سراپا تقصیر سجاد حسین ولد میر ابرار حسین سنی نقوی حنفی موودی کے دل نے مجبور کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے میلاد کے حالات جو بڑی بڑی کتابوں میں ہیں بغرض واقفیت عوام و بہ اُمید رفع شکوک ایک رسالہ میں مختصراً بہ زبان عام فہم رائج زمانہ بحوالہ کتب معتبرہ یکجا کر کے منظر عام میں پیش کروں اور قادر مطلق سے اُمید کروں کہ اس کو مقبول عوام و مفید عام کرے کیونکہ کتب ہائے سابقہ یا بوجہ رجسٹری یا زبان فارسی و عربی عوام تک نہیں پہونچتی ہیں حالانکہ وہ بغرض تعلیم و تعمیل و تشہیر سابقین صالحین علماء روشن دل نے تحریر فرمائی تھیں جواب محض زینت کتب خانہ نیک نفساں ہیں یا مذہبی پیشوایان کی دل و زبان پر ہیں مگر عام مسلمان محض ناواقف ہی نہیں بلکہ شب و روز نشانہ ملامت کم فہماں ہیں جو معاذ اللہ لفظ میلاد کو بدعت و جدید کہنے کے تکلیف اُٹھاتے اور دل مسلمانوں کا دُکھاتے ہیں اُن کو معلوم ہونا چاہئے کہ نہ لفظ میلاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جدید ہے نہ بدعت ہے یہ ابتدائے دنیا سے کسی نہ کسی طرح برابر ہر وقت ہر مذہب و ملت کے لوگوں کے پیشوایان و اُن کے پیروؤں کا حرز جان و ایمان رہا ہے خود اللہ تعالےٰ کو پسند رسول کو پسند ہے نہ اللہ نے نہ رسول نے اس کو کہیں منع کیا ہے بلکہ خود حضور نے فرمایا مسلمانان مں سنا مجمع مسلمانان میں خلفاء راشدین صحابہ تابعین و تبع تابعین و سابقین صالحین حنفی مالکی شافعی و حنبلی غرض یہ کہ جملہ اہل سنت والجماعت بالاتفاق سنتے سنا تے ہے اور ذکر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و ذکر میلاد کو کسی نے نہ بدعت کہا نہ جدت کہا یہ محض دھوکہ ہے لفظ بدعت کی مفصل بحث کو شرح مشکوۃ شریف محقق دہلوی و اذاقۃ الآثام وغیرہ کتب میں دیکھو ہیں معنی یہ ذکر میلاد جس میں فضائل پیدائش کے وقت و قبل پیدائش کے بیان کئے جاتے ہیں ہر

مسلمان کے مومنین کے دل میں محبت رسول رب العالمین وختم المرسلین مضبوطی سے بٹھاتا اور احکام مذہبی امر و نہی کا دل سے عامل انسان کو بناتا ہے اور غیر اقوام کو جو بجائے رسول رفا مرد مصلح کہتے ہیں اسلام پر راغب ہی نہیں بلکہ دائرۂ اسلام میں داخل کر کے پیغمبر آخر الزمان بنا سے کہلاتا ہے۔ اور جو اس پر اعتراض کرنے کی معاذ اللہ جرات کرتا ہے وہ مسلمان جو اپنے کو کہتے ہیں اُن کی زبان سے بجائے پیغمبر مصلح رفارمر سنواتا ہے جو ابتدائے اسلام سے کسی سچے مسلمان کی زبان سے نہیں سنے گئے۔ یہ ذکر جو دل سے مثل شنا یقین کرتا یا سُنتا ہے یا سننے کا انتظام کرتا ہے اُس کی نسبت دل میں عظمت کا اندازہ ہوتا ہے منکرین کو آنحضرت کے تفحص حال کی فکر ہوتی ہے اور جس کو خدا نے توفیق دی وہ سچے دل سے مسلمان ہوتا ہے اصل یہ ہے کہ یہ ذکر مقناطیسی قوت رکھتا ہے اور قلب مومن مسلمان میں بال برابر گنجائش مصلح یا رفارمر کی نہیں رہنے دیتا ہے اس رسالہ کی ترتیب میں جہاں جو لکھا گیا ہے وہیں کتاب کا نام مع صفحہ لکھدیا گیا ہے اور وہی کتابیں مددمیں ہی ہیں چونکہ منشا رفاہ عام ورفع شک کم فہمان و نفع دوام ہے اس لئے ہر صاحب استطاعت کو چھپوانے وصاحب مطبع کو چھاپنے کی اور بقدر نفع قلیل فروخت کی اجازت ہے خدائے بالا و برتر سے دعا ہے کہ میری ناچیز سعی کو درجہ قبولیت دیوے اور اپنے حبیب پاک صاحب لولاک کے طفیل سے مجھ ناچیز و جملہ سننے اور سنانے والوں کی دعائیں قبول کرے۔ آمین۔ ثم آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ؁

گلشن میں صبا کو جستجو تیری ہے
بلبل کی زباں پہ گفتگو تیری ہے

ہر رنگ میں جلوہ ہے تری قدرت کا
جس پھول کو سونگھتا ہوں بو تیری ہے

الٰہی میری کیا مجال اور کیا تاب اور طاقت جو تیری نعمتوں کا شکریہ ادا کر سکوں تو قدیم ہم حادث تو خالق ہم مخلوق تیری نعمتیں بے انتہا اور بے انتہا نعمتوں کا شکریہ بھی بے انتہا ہماری ابتدا بھی فنا انتہا بھی فنا سب سے بڑی نعمت تیری یہ ہے کہ تو نے ہمیں عقل دی اور احساس کا مادہ ہم میں پیدا کیا اور عقل و احساس کی رہنمائی کو اپنے سچے نبی بھیجے اور اپنی معرفت عطا کی اور سارے جہان کا سردار اور سارے نبیوں کا پیشوا ایک تیرا بندہ اور سب کا آقا ایک تجھ سے چھوٹا اور سب سے بڑا وہ کون سید المرسلین امام المتقین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ابوالقاسم احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سراج المنیر بنا کر ہماری رہنمائی کو پیدا کیا اور ہمیں انکی اُمت میں کیا۔

زباں پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کیلئے

کیسا رسول رحمت عالم فخر بنی آدم شفیع المذنبین انیس الغریبین سب نبیوں کا نبی سب رسولوں کا رسول رہبروں کا رہبر ہادیٔ نجات دہ نور یزداں حبیب رحماں مالک تخت و تاج صاحب معراج مخزن خلق عظیم معدن فیض عمیم باعث آفرینش ارض و سما محبوب کبریا محب الفقرا انیس الغربا۔ اے امت محمدی فخر کا مقام ہے جو شرف تم کو ملا تم سے پہلے کسی کو نہیں ملا اگر ملا ہو تو بتاؤ تم کو خیرالامم فرمایا تمہارے دین کو کامل کیا تم پر اپنی نعمتیں تمام کیں تمہاری شریعت کو اور شریعتوں کا ناسخ ٹھہرایا اپنا کلام پاک تمہارے سینوں میں محفوظ رکھا مٹی کو تمہارے لیئے آب طاہر کا حکم بنایا۔ نمازمیں تمہاری صفوں کو فرشتوں کی صفوں پر منزلت عطا کی ہر ہفتہ میں یوم جمعہ عید قرار دیا ایک ساعت ہر یوم جمعہ کو قبولیت دعا کے لئے خاص کیا مصیبت میں ایک انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے پر رحمت بھیجنے کا وعدہ کیا عذر کی حالت میں سہل طریقۂ عبادت بتایا اجماع کو صحت اور اختلاف کو رحمت فرمایا۔ تمہارے اعضاء وضو میں وہ چمک ہوگی جس سے تم سب

اہل محشر سے ممتاز رہو گے۔ یہ سب اُسی ذات بابرکات کا طفیل ہی جو آدم سے پہلے پیدا کیا گیا اور سب سے پیچھے بھیجا گیا جس کی مدد اور ایمان لانے کا وعدہ نبیوں سے لیا گیا اور نبیوں نے اپنے اپنے اُمتیوں سے لیا جس پر گرمیٔ آفتاب میں ابر سایہ کرتا تھا جس کی کوئی بات دل کی خواہش سے نہ تھی جس کو قبل بعثت کفار بھی امین کہتے تھے جس کو آگے پیچھے یکساں نظر آتا تھا جس کے آب دہن سے کھاری پانی میٹھے ہوئے جس کی انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہوئے اور جڑے جس نے ایک پانی کے پیالے سے سیکڑوں کو سیراب کر دیا۔ جس کی بدولت غزوہ تبوک میں ایک دو آدمیوں کی خوراک سے ستر ہزار آدمی شکم سیر ہوئے۔ جس نے جابر انصاری کا قرض چھواروں کے خرمن سے ادا کر دیا اور خرمن جوں کا توں رہا۔ جس نے ہنگام ہجرت بغیر بیاہی بکری سے دودھ لیا جس کی گواہی سوسمار نے دی۔ جس کے آگے ہرنی نے کلمہ پڑھا جس کی شہادت شاخ خرما نے درخت سے علیحدہ ہو کر دی اور مقام پر چلی گئی جس کے ہاتھ میں کنکریوں وانگور وانار نے تسبیح کی جس کے حکم سے ابو جہل کے ہاتھ میں کنکریوں نے شہادت دی۔ جس کی جدائی میں ستون حنانہ رو دیا۔ جس کے آب دہن نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کے درد چشم کو کھو دیا جس کے اشارہ سے بت خانہ کعبہ سرنگوں ہوئے۔ جس کو ایک دن کے بچہ نے انت محمد رسول اللہ کہا جو سوتے میں سب کی باتیں سُنتا تھا۔ جس کے جسم پر مکھی نہیں بیٹھی جس کا پسینہ مشک سے زیادہ خوشبودار تھا جس کی پیدایش سے کاہنوں کا بازار سرد ہوا۔ جس کی پیدایش سے شیطان آسمان کی خبریں لانے سے بند ہوا جو حشر میں شفیع ہوگا اور جس کو لوائے حمد عطا ہوگا۔

جس کو معراج ہوئی جس کو درخت۔ پتھر جانوروں نے سلام کیا۔ جس کے سلام کا جواب نماز میں دینا واجب تھا جس کا وجود پیدایش تمام عالم کے لیئے رحمت ہوا جس کے حضور میں آواز سے بولنا بے ادبی ٹھہرا جس کا نام سُنکر درود نہ پڑھنا بدنصیبی ہی۔ جس کی عمر جس کے شہر اور جس کے زمانہ کی حق تعالےٰ نے قسم کھائی۔ جس پر درود بھیجنا فرض ہوا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہی کہ اللہ کے فضل و رحمت سے اے مسلمانو! خوش ہو آنحضرت خود رحمت اور دنیا میں تشریف لانا رحمت اور نعمت تو اس لیئے ذکر میلاد آنحضرت اور بیان فضائل آنحضرت حسب فرمودہ خدائے عزوجل موجب اظہار ذکر و شکر باعث سرور ہی اور کیوں نہ ہو جب کلام شریف میں دیکھو سورۃ آل عمران اللہ باری تعالےٰ فرماتا ہی۔

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ
رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَ
أَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ
الشَّاهِدِينَ فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ۔

ترجمہ۔ یاد کرو اے محبوب جب خدا نے عہد لیا پیغمبروں سے کہ جو میں تمھیں کتاب و حکمت دوں پھر تمھارے پاس آئے رسول تصدیق فرماتا اُس کی جو تمھارے ساتھ ہی تو ضرور ہی اُس پر ایمان لانا اور بہت ضرور اُس کی مدد کرنا پھر فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اُس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب انبیا نے عرض کیا کہ ہم ایمان لائے فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمھارے ساتھ گواہوں سے ہوں سو جو اس کے بعد پھرے گا تو وہی لوگ بے حکم ہیں۔

اس آیت شریف کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور حضرت ابن عباس نے لوگوں کو اپنے الفاظ میں بھی بطور وعظ سُنایا ہے۔ دیکھو طبری میں امام اجل ابو جعفر سے اور ابن عساکر اور ابن جریر وغیرہ و امام ابن ابی حاتم سدی میں اور علامہ سیوطی خصایص کبرا میں۔

تمامی کلام اللہ میں فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور تعظیم اور توقیر اور اطاعت سے ہی پُر نہیں ہے بلکہ دیگر انبیا اور رسل کے حالاتِ پیدائش اور اُمتوں کی نافرمانی اور توہین انبیا اور سزا و جزا کا بھی ذکر ہے تاکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اُمت سب حال سے مطلع رہے اور توہین اور نافرمانی سے بچے امر و نہی پر پورے طریقے سے عمل کرے۔ سورہ مریم میں خدائے عزوجل دو جگہ نبیوں کی پیدایش کے دن کا اور بعثت کے دن کا ذکر فرماتا ہے تو لفظ پیدایش نبی کو کوئی مسلمان قابل نفرت معاذ اللہ کیسے کہہ سکتا اور خیال میں لا سکتا ہے

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

بھیج اے رب میرے درود و سلام برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

آیت شریفہ کی تعمیل میں ملاحظہ کیجیے کتب ہائے سماوی و دنیاوی میں آنحضرت کی نسبت اقوال جو اپنے وقت میں نبیوں اور رسولوں نے اپنی اُمتوں سے ایمان لانے کے وعدے لیے دیکھو حضرت براہیم کی دعا حضرت موسیٰ کی مثل حضرت داؤد کا پہلوان حضرت سلیمان کا محمدیم حضرت یسعیا کا برگزیدہ ستودہ حضرت یحیٰی کا محدث احمد حضرت عیسے کا اصل انجیل باب ۱۲ درس ۱۰ وغیرہ میں احمد اور انجیل

جس کا ترجمہ لندن میں ۱۸۲۱ء و ۱۸۳۱ء و ۱۸۴۴ء میں ہوا ہے اُس میں لفظ فارقلیط ہے جس کے معنی تسلی دینے والے کے ہیں۔ دنیاوی کتب میں نسبت پیدایش آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیشین گوئی دیکھیے۔ کلنکے پران میں لکھا ہے کہ کلنکی اوتار ۱۲ بیساکھ کو پیدا ہوں گے آپ ۱۲ کو پیدا ہوئے آپ پہاڑ کی کوہ میں عبادت کریں گے وہیں تعلیم پائینگے آپ نے غار حرا میں عبادت کی اور جبرئیل سے تعلیم پائی سمبل دیپ میں پیدا ہوں گے شمالی پہاڑ کو ہجرت کریں گے اب مکہ میں عرب میں پیدا ہوئے اور مدینہ شمال کو ہجرت کی وشنو ویش باپ کا نام ہوگا جس کے معنے عبداللہ کے ہیں سومونی ماں کا نام ہوگا جس کے معنے آمنہ کے ہیں۔ سمبل دیپ کی رانی ذریعہ وکیل نکاح کریں گی جو حضرت خدیجہ نے ذریعہ وکیل میسرہ نکاح کیا آپ کی تلوار کی تعریف لکھی ہے جو تعریف ذو الفقار کی ہے آپکی سواری کی تعریف لکھی ہے کہ جہاں نظر پڑے وہاں قدم پڑے یہ ہی تعریف براق کی ہے مختصرًا مفصل دیکھو صفحہ ۱۹۰ تاویل القرآن میں۔

جاماسپ نے ژند زبان میں ذریعہ نجوم آپ کا حال مفصل لکھا ہے کہ عرب میں بنی ہاشم میں پیدا ہوں گے سر پر پگڑی رکھیں گے انکی پیدایش کے وقت کی علامت میں آتش کدہ فارس کی آگ بجھ جانا اور دریائے ساوہ خشک ہو جانا لکھا ہے اولاد نرینہ نہیں ہوگی لڑکی سے نام چلے گا وغیرہ وغیرہ مختصرًا مفصل دیکھو صفحہ ۱۰۵ اردو جاماسپ نامہ میں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدایش سے پہلے آپ کی پیدایش کا چرچا ہر عالم یہود و نصاریٰ کی زبان پر و دل میں تھا۔ ہر نجومی و کاہن کی زبان پر تھا۔

دیکھو حضرت کے دادا عبد المطلب کو ایک عالم یہودی نے دیکھ کر ناک کے نتھنے دیکھے اور کہا کہ تمہاری اولاد سے نبی آخر الزمان و بادشاہ پیدا ہوگا۔ مفصل دیکھو الدر المنظم تخریج حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم

یہود و نصاریٰ جب کفار سے لڑتے تھے تو پیغمبر آخر الزمان کے وسیلہ سے خدا سے دعا مانگتے تھے جس کا اشارہ آیات ذیل میں ہے:۔

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَاۤءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ترجمہ۔ ظہور سے پہلے کافروں پر اُس کے وسیلہ سے فتح چاہتے پھر جب وہ جانا پہچانا اُن کے پاس تشریف لایا سو منکر ہو بیٹھے سو خدا کی پھٹکار منکروں پر مفصل دیکھو نشر الطیب صفحہ ۱۳۔

اب کلام الٰہی میں انکے ذکر کی افضلیت ملاحظہ کیجیے:۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ہم نے آپ کا ذکر بلند کیا امام رازی فرماتے ہیں کہ منشا یہ ہے کہ ہم بھر دیں گے تمہارے فرمان برداروں سے عالم کو وہ سب تمہاری توصیف تعریف کریں گے اور درود پڑھا کریں گے دیکھو مفصل تفسیر کبیر و تفسیر فتح العزیز و کتاب الشفا میں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ سورہ نحل یعنی شکر کرو اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اگر تم اُس کی عبادت کرتے ہو پس ذکر کرنا شکر گزاری اور چھوڑنا یا منع کرنا خلاف ہو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا یعنی اللہ کی نعمتوں کا شمار نہیں ہو سکتا۔

حضرت سہیل ابن عبداللہ تستری اس آیت کی تفسیر میں آنحضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایسی نعمت سے تعبیر کرتے ہیں دیکھو مفصل تفسیر میں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ سورہ بقر آل عمران مائدہ یاد کرو اللہ کی نعمت جو تمہیں عطا کی گئی اس میں حکم یاد کرنے کا دیا گیا ہے خدا کی طرف سے

اللہ پاک فرماتا ہے يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا سورہ نحل یعنی اللہ کی نعمتوں کو جانتے ہیں اور پہچانتے ہیں اس کے بعد اس کا انکار کرتے ہیں۔ زجاج اور سدی رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں یہ نعمت اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے کفار جانتے اور انکار کرتے تھے نیز سورۃ ابراہیم میں آیت أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے کہ اللہ کی نعمت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور قریش ناشکری و کفر کرنے والے ہیں مفصل دیکھو مواہب اللدنیہ صفحہ ۲۲۱

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ سورہ ابراہیم یعنی اے رسول ان کو یاد دلا دن اللہ تعالیٰ کے امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں مراد واقعات عظیمہ سے ہے جو واقع ہوئے

اب اہل ایمان غور کریں کہ آپ کے ظہور سے بڑھ کر کونسا واقعہ عظیمہ ہے۔ حضرت آدم کو سجدہ کرنا فرشتوں کا۔ حضرت آدم کی معافی گناہ بتوسط نام حضور جو عرش کے پایوں پر حضرت آدم نے لکھا دیکھا تھا۔ حضرت نوح کی کشتی صحیح رہی حضرت ابراہیم خلیل اللہ آگ میں نہیں جلے۔ آپ کے دادا عبدالمطلب کی پیشانی کے نور سے ابرہہ مرعوب ہوا بوقت حمل آپ کی والدہ نے نور دیکھا جس میں محل بصرہ دیکھے حضرت امام احمد حنبل نے شب جمعہ کو استقرار حمل بین آنحضرت کی برکت سے لیلۃ القدر سے نسبت دی ہے اور خوش خبری آسمان سے آئی تھی کہ زمانہ پیدائش ہوا قائم آیا۔ کعبۃ اللہ کا شکر الٰہی بجا لانا۔ جانوروں کا گویا ہونا ایک دوسرے کو مبارکباد دینا وقت پیدائش نور کا ظہور جس میں محل شام نظر آئے تاروں کا قریب ہو جانا جس سے حضرت عبدالرحمن کی ماں خائف

ہوئیں اور آواز بھی کچھ سُنا جس کو انھوں نے تعجب سے دیکھا اور کہا آپ کی بعثت بھی، وجہ این
زانے کی بتالی، آتش خانہ فارس کی آگ بجھ جانا، کنگرہ محل کسریٰ کا گرنا، دریا سماوا کا جاری ہونا
خشک سالی کا رفع ہونا جس کی وجہ سے اس سال کا نام سنۃ الفتح والابتہاج رکھا حضرت حلیمہ
سعدیہ کا دراز گوش بوجہ لاغری ہمراہ قافلہ نہ چل سکتا تھا اور جب حضرت کو لیکر چلیں تو سب سے
آگے آگے جاتا تھا جس پر قبیلہ والوں کو تعجب تھا حلیمہ سعدیہ کے مویشیوں میں کثرت دودھ کی
بمقابلہ قبیلے کے اور مویشیوں کے ابر برابر کا سایہ کرنا دھوپ میں آپ کا شق صدر جس سے
خائف ہو کر حلیمہ نے آپ کو مکہ پہونچایا آپ کا لڑکوں سے علیحدہ کھیل میں رہنا کفار کا آپ کو
امین کہنا حجر اسود رکھنے میں آپ کو وکیل کرنا آپ کا رکھنا وغیرہ مفصل دیکھو تفسیر روح البیان میں
حدیث حضرت ابن عباس جس میں لکھا ہو کہ یاد دلاؤ میری نعمت کہ وہ مجھ پر ایمان لاویں پس
یاد دلایا سب ایام سے بڑھ کر اہل ایمان کے نزدیک آپ کے ایام ولادت کا ہو جس سے
دلوں میں رسول رب العالمین وخاتم النبیین کی محبت مضبوط ہو اور دل کو امر ونہی کی طرف
راغب کرے دیکھو صفحہ ۲ نشر الطیب نسبت عجائبات پیدائش حضور

اللہ تعالیٰ فرماتا ہو لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ
عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ سورہ توبہ۔ بے شک آیا ہو تمھارے پاس رسول
تمھیں میں سے بھاری ہو اس پر جو تکلیف تم اٹھاتے ہو تم حرص رکھتا ہو تمھاری ہدایت پر شفقت
رکھنے والا اور مہربان مسلمانوں پر۔

اللہ پاک فرماتا ہو لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا آل عمران
یعنی بیشک احسان کیا ہو اللہ نے مومنین پر جو بھیجا ان میں رسول انھیں میں سے۔
صحابہ حضور کے ایک جگہ بیٹھے تھے آنحضرت تشریف لائے وجہ پوچھی صحابہ نے کہا کہ
ہم اللہ کا شکر کرتے ہیں نعمت و احسان کا۔ آپ نے مکرر قسم سے پوچھا اور فرمایا کہ قسم اس کی جس
نے وحی کہ جبرئیل نے خبر دی ہو کہ خدا عز وجل فرشتوں میں تمھارا ذکر کر رہا ہو اس لیئے کہ تم شکر نعمت
و احسان کر رہے ہو مختصراً مفصل دیکھو مسلم شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہو وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا
رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ سورہ انبیا۔ اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو اے محمد مگر رحمت تمام عالم کے لیئے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہو وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بیان کرو۔
اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہو قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا سورہ یونس۔

اے محمد کہو کہ مسلمان لوگ خدا کے فضل و اُس کی رحمت کے ساتھ خوشی کیا کریں۔ اب قابل غور ہو کہ خوشی مسلمان باایمان کی محفل میلاد میں جس میں ذکر ہو کیسے قابل اعتراض ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ سورہ مائدہ۔ یعنی تحقیق آیا اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور

تمامی کلام اللہ میں تعریف توصیف آنحضرت ہے دیکھو سورہ فتح سورہ احزاب سورہ جمعہ سورہ نسا سورہ اعراف سورہ عنکبوت و سورہ انبیا۔ سورہ احقاف سورہ جن۔ سورہ فرقان۔ سورہ علق۔ سورہ مدثر و سورہ کافرون۔ سورہ بنی اسرائیل و سورہ انفال سورہ توبہ۔ سورہ قمر۔ سورہ والنجم سورہ نور۔ سورہ والضحیٰ۔ سورہ مریم و تمامی کلام اللہ معجزہ باایمانوں نے سمجھا ہے۔

آنحضرت کی زبان مبارک سے ذکر ولادت مختصراً

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حضرت جابر انصاری بن عبداللہ نے دریافت کیا کہ سب اشیا سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون چیز پیدا کی حضرت نے فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کا نور پیدا کیا اپنے نور سے پھر وہ نور قدرت اللہ سے جہاں اللہ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا نہ بہشت تھی نہ دوزخ تھی نہ فرشتے نہ آسمان تھا نہ زمین۔ نہ سورج تھا نہ چاند۔ نہ جن تھا نہ انسان تھا پھر جب اللہ تعالےٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو چار حصے اُس نور کے کیے ایک حصہ سے قلم دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش آگے طویل حدیث ہے عبدالرزاق نے اپنی سند سے لکھی مفصل دیکھو نشر الطیب فی ذکر الحبیب مولانا اشرف علی صاحب دیوبندی ص۵

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جماعت مسلمانان میں فرمایا کہ میں بے شک حق تعالےٰ کے نزدیک خاتم النبی ہو چکا تھا اور آدم علیہ السلام ہنوز اپنے خمیر مٹی میں تھے روایت کیا عرباض بن ساریہ نے احمد بیہقی نے اور حاکم نے اس کو صحیح اسناد اور مشکوٰۃ میں ہے دیکھو نشر الطیب ص۶۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہ کے پوچھنے پر کہ آپ کی نبوت کس وقت ثابت ہو گئی تھی آپ نے فرمایا جس وقت آدم روح و جسد کے درمیان تھے یعنی اُن کے تن میں جان نہ آئی تھی روایت کیا ابو ہریرہ نے اور حسن کیا ترمذی نے اور امام احمد نے اور بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں اور حاکم نے تصحیح کی ہے اور شعبی سے بھی روایت ہے جو ابن سعد نے جابر جعفی سے کی ہے۔ دیکھو نشر الطیب صفحہ ۶ و ۷

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمانان ہیں کہ جب آدم علیہ السلام سے خطا ہوئی تو معافی
گناہ بتوسط نام آنحضرت چاہی خدا نے پوچھا کیسے محمد کو جانا میں نے ابھی پیدا نہیں کیا ہے تو حضرت آدم
نے جواب دیا کہ میں نے جب آنکھ کھولی تو پایۂ عرش پر اور جنت کے در پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا
دیکھا تھا مجھے یقین ہوا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ بوجہ محبوبیت نام لکھا ہے خدا تعالیٰ نے فرمایا سچ کہا اے آدم
اور قصور معاف کیا۔ یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھو بیہقی و نشر الطیب صفحہ ۱۰ و ۱۱ میں مفصل۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں حضرت ابراہیم کی دعا اور عیسےٰ علیہ السلام کی بشارت
اور اپنی ماں کا خواب ہوں۔ اس میں ان دو آیات کی طرف اشارہ ہے (۱) رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ
لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ (۲) یَا بَنِیْ
اِسْرَائِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰۃِ وَمُبَشِّرًا
بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ۔ یعنی پہلی آیت میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے اور دوسری
میں حضرت عیسےٰ کی بشارت اور آپ کے نام احمد کا ذکر ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ نبیوں کی مائیں اسی طرح
خواب دیکھا کرتی ہیں جیسے میری ماں نے خواب دیکھا۔ اور ایسا ہی نور دیکھا کرتی ہیں نبیوں کی مائیں
جیسا میری ماں نے دیکھا اور محل ہائے شام دیکھے۔ دیکھو نشر الطیب ص ۱۱ و الدر المنظم ص ۵ و طبرانی و بیہقی اور احمد بزار
حاکم میں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آج موسیٰ دنیا میں
ہوتے تو میری پیروی بغیر اُن کو چارہ نہ ہوتا دیکھو دارمی بیہقی و دلائل النبوۃ و تجلی الیقین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پیدائش کے زمانہ کو بہترین زمانہ فرمایا مفصل دیکھو الدر المنظم ص ۱۱
بخاری شریف بروایت ابو ہریرہ ۱۲

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانان ہیں فرمایا کہ ابراہیم کے اولاد سے اسمٰعیل کی اولاد کو اور اُن کی
اولاد سے اولاد کنانہ کو اور اولاد کنانہ سے قریش کو اور قریش سے ہاشم کو اور اولاد ہاشم سے مجھ کو
برگزیدہ کیا۔ مفصل دیکھو مسلم شریف میں و الدر المنظم ص ۱۱ میں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانان ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو پسند کیا اور اولادِ
آدم سے عرب کو اور عرب کے قبیلۂ مضر کو اور اُن میں سے قبیلہ قریش کو اور قبیلہ قریش سے اولاد ہاشم
کو اور اولاد ہاشم سے مجھ کو یوں ہیں نسلاً بعد نسلٍ تمام خلقت سے بہتر ہوں دیکھو بیہقی و طبرانی ابو نعیم
بروایت عبد اللہ ابن عمر و الدر المنظم ص ۱۲

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کے پوچھنے پر فرمایا کہ میں دو شنبہ کو روزہ اس وجہ سے رکھتا ہوں

دو شنبہ کے دن میری پیدائش کا ہے دیکھو مسلم شریف و مواہب اللدنیہ بہ روایت ابو قتادہ انصاری خزرجی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ممبر پر تشریف فرما ہو کر فرمایا کہ میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں
تحقیق اللہ تعالیٰ نے بہترین خلقت میں مجھے بنایا اور بہترین گروہ میں مجھے کیا اور بہترین قبیلہ میں مجھے
پیدا کیا اور بہترین گھرانے میں مجھے پیدا کیا اور مجھے افضل کیا۔ ترمذی نے اس کو حسن کیا اور مطلب بن ابی
وداعہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ۹ پشت تک ممبر پر نسب بیان کیا اور پیدا ہونا
بہترین گھرانہ میں بیان کیا۔ دیکھو مفصل بیہقی میں بہ روایت انس رضی اللہ عنہ والدر المنظم صفحہ ۱۰
ایسی احادیث بکثرت ہیں یہاں مختصراً اس قدر درج کر کے اب فضائل درود شریف جو حضور انور نے فرمائے درج کیے جاتے ہیں مختصر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ایک بار مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل کرتا ہے اور
اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور دس درجے بلند ہوتے ہیں دیکھو نسائی بہ روایت حضرت انس
نشر الطیب باب درود شریف۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا ہے گا قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب ہوگا
دیکھو ترمذی بہ روایت ابن مسعود و نشر الطیب مولانا اشرف علی صاحب میں مفصل۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے سامنے میرا نام ذکر ہو اور سننے والا مجھ پر درود نہ بھیجے
وہ ذلیل اور خوار ہوگا دیکھو ترمذی بہ روایت ابو ہریرہ۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا سے دعا کرے اور مجھ پر درود نہ بھیجے تو دعا معلق
رہتی ہے اور مقام قبولیت تک نہیں پہنچتی جب تک مجھ پر درود نہ بھیجے دیکھو مشکوٰۃ شریف بہ روایت
حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل نے خبر دی کہ آپ کے رب کا ارشاد ہے کہ آپ پر جو
درود بھیجے گا اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جو سلام بھیجے گا دس سلام بھیجوں گا دیکھو نسائی دارمی
بہ روایت ابو طلحہ و نشر الطیب۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بروز جمعہ مجھ پر زیادہ درود بھیجو صحابہ نے عرض کیا کہ جب آپ
دنیا میں نہ ہوں آپ نے فرمایا فرشتے مجھ تک پہنچائیں گے جو سیاحین مقرر ہوں گے دیکھو نسائی دارمی بہ روایت ابن مسعود
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زمین پر خدا نے حرام کیا ہے کہ اجسام انبیا کو کھائے دیکھو ابن ماجہ
والدر المنظم صفحہ ۱۱ سطر ۱۴۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے زمین کو حرام کر دیا ہے کہ اجسام انبیا کو کھائے

غار و زی دیتا ہی دیکھو صفحہ ۱۱۹ سطر ۱۰- ابن ماجہ اور اسی طرح یہ حدیثیں ابی داؤد جلد ۱ صفحہ ۲۲ سطر ۱۲ و نسائی جلد ۱ صفحہ ۷۰ سطر ۱۲ میں بھی درج ہیں مفصل دیکھو۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بحث حیات النبی میں جو علماء نے کتابیں لکھی ہیں بغرض آگاہی عوام کچھ حوالہ یہاں لکھ دیا جائے۔

مفصل بحث حیات النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم دیکھیے مواہب اللدنیہ للزرقانی جلد ۵ صفحہ ۳۲۸ تا ۳۲۸۔

جلال الدین سیوطی تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی مسرور ہوتے ہیں عبادت اُمت سے اور غمگین ہوتے ہیں نافرمانی سے مختصراً۔ دیکھو انباہ الاذکیا فی حیات الانبیا میں۔

مفصل بحث حیات الانبیا دیکھیے روح البیان فی ذکر حیات الانبیا میں۔

مفصل بحث دیکھو حیات الانبیا کتاب التحقیق صفحہ ۶۰ سطر ۱۴ مولانا عسکری حسن میں۔

مفصل بحث دیکھو حیات الانبیا کی منہاج النبوۃ ترجمہ مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق دہلوی جلد ۱ صفحہ ۲۸۵ میں

مفصل بحث دیکھو حیات الانبیا فیوض الحرمین شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی صفحہ ۲۷ و ۲۸ میں

شاہ عبد العزیز صاحب سورہ بقر کی تفسیر زیر آیت وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا میں لکھتے ہیں کہ ہوں گے رسول تمہارے گواہ اس لیے کہ وہ مطلع ہوتے ہیں نور نبوت سے ہر دین والے پر جو اُن کے دین پر ہو کہ کس درجہ پر میرے دین پر پہونچا حقیقت ایمان اُس کی کیا ہے جس سے وہ جانتے ہیں گناہ و ایمان کے درجے تمہارے اخلاص و نفاق تمہارا شریعت میں یہ حق ہے اور اعتقاد اس پر واجب ہے مفصل دیکھو تفسیر سورہ بقر صفحہ ۳۵۵ میں۔

درود شریف کے اور مفصل فضائل دیکھو اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ شریف میں

درود شریف کے اور فضائل دیکھو مکتوب ۱۵۸ مجدد صاحب میں جلد ۲ ترجمہ اُردو ۱۹۰ و ۱۹۱ صفحہ اور فرشتے سیاحین کے درود شریف پہنچانے کی نسبت صحیح حدیث ہونا لکھا ہے خیر الکلام صفحہ ۴۰ تا ۴۴ میں مفصل جو منشی شاکر حسین صاحب نکہت سہسوانی نے ترجمہ کیا ہے جلاء الافہام تصنیف علامہ ابن قیم کا مفصل دیکھو اس میں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے گھر میلاد سنا دوسروں سے

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم غزوہ تبوک سے تشریف لائے نماز سے فارغ ہوئے مسجد میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کچھ حالات جو آپ کے سن کر نظم کیے تھے آپ کو سنانے کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا

شہ مرد و سے ہی دانع ۲ ۱۳ ، ۵ ۱۳ ام ہ س رباب ولئن شکلتم اور قد لقم لہ انا نلم دیکھو

(کہو) خدا تمھارے مُنہ کو سالم رکھے حضرت عباس نے سُنایا۔

ترجمہ قصیدہ

آپ کی پیدائش دُنیا سے پیشتر پاک صاف تھی درختوں کے سایہ و جنتی مکانوں میں جبکہ حلہ بہشتی اترجانے سے آدم و حوا اپنے ستر عورت کے لیئے پتے لیتے تھے۔

پھر آپ زمین پر اُترے اُس وقت نہ آپ جامہ بشری میں تھے نہ آپ گوشت کا ٹکڑہ تھے نہ خون بستہ تھے بلکہ نطفہ تھے اور ایسی حالت میں نوح کی کشتی پر سوار ہوئے جبکہ نسر بت لگام دیا گیا اور اُس کے پوجنے والے غرق ہوئے۔

آپ باپوں کی پشت سے ماؤں کے رحم کی طرف منتقل ہوتے رہے جب ایک قرن آپ کو ختم ہوا اور دوسرا قرن شروع ہوا اور جب آپ پیدا ہوئے تو زمین آسمان نور نبی سے معمور ہو گیا سو ہم اُسی کی روشنی و نور میں ہیں اور اُسی نور کی روشنی کی بدولت ہدایت میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔

آپ ابراہیم خلیل اللہ کی پشت میں پوشیدہ تھے جب اُن کو آگ میں ڈالا گیا پھر بھلا وہ کس طرح جل سکتے تھے مفصل دیکھو خصایص کبرا جلال الدین سیوطی صفحہ ۲۵ و ۲۶ و نشر الطیب صفحہ ۹۰ میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت ابن عباس کے مکان پر تشریف لے گئے حضرت ابن عباس گھر میں اپنی گروہ میں واقعات پیدایش و واقعات عجیبہ وقت پیدایش بیان فرما رہے تھے اور اللہ کی حمد و ثنا کرتے تھے درود شریف پڑھ رہے تھے آپنے سُنکر فرمایا تمھارے لیئے میری شفاعت حلال ہو گئی۔ مفصل دیکھو صفحہ ۹۵ الدار المنظم و حاکم میں بروایت ابن عباس؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مع ابو درداء رضی اللہ عنہ عامر انصاری کے گھر تشریف لے گئے عامر انصاری رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں اپنی قوم و اولاد کو واقعات عجیبہ وقت ولادت حضور سُنا رہے تھے اور تعلیم کر رہے تھے اور یہ تکرار آج کا دن فرما رہے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سُن کر فرمایا اے عامر تیرے واسطے رحمت دروازے کھولدیئے اللہ نے اور فرشتے تیرے لیئے استغفار کرتے ہیں اور جو تیرا سا کام کرے گا نجات پائے گا دیکھو الدر المنظم صفحہ ۹۵ و حاکم میں مفصل۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ساتھ شدید محبت کہنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے کہ اُن میں سے ہر شخص یہ تمنا کرے گا کہ تمام اہل و مال کے عیوض مجھکو دیکھتے۔ روایت کیا مسلم نے مشکوٰۃ شریف میں یعنی اُس سے کہا جاوے کہ اگر سب اہل و مال سے دست بردار ہو تو زیارت نصیب ہو تو وہ اس پر دل و جان سے رضی ہو گا دیکھو نشر الطیب صفحہ ۲۲۸

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہجو کفار کے جواب دینے کے لیئے حضرت حسان کو مامور فرمایا اور منبر بچھوائے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حسان کے لئے منبر بچھوایا کرتے تھے تا وہ حضرت کی طرف سے ہجو کفار کا جواب دیں حضرت حسان مجمع میں ہجو کا جواب دیتے اور حضرت کی نظم میں تعریف فرماتے و توصیف کرتے مسلمانوں کے دل خوش ہوتے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے کہ جب تک حسان ہجو کفار کا جواب دیتے ہیں خدا روح القدس سے حسان کی مدد فرماتا ہے دیکھو بخاری شریف والدر المنظم صفحہ ۲۰۰ ۔

ذکر ولادت حضور حضور کی والدہ کی زبانی

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی والدہ فرماتی ہیں جب حمل قرار پایا تو مجھے بشارت دی گئی کہ اے آمنہ تو اس امت کے سردار سے حاملہ ہوئی ہے جب وہ پیدا ہوں تو یوں کہنا ۔ اُعِیذُہٗ بِالْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ اور اُن کا نام محمد رکھنا دیکھو سیرت ہشام و نشر الطیب مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب صفحہ ۱۱ ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی والدہ فرماتی ہیں کہ وقت حمل آپ نے نور دیکھا جس سے شہر بصرہ کے محل نظر آئے دیکھو نشر الطیب ص۱۱ ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی والدہ فرماتی ہیں کوئی حمل سبک آپ کے حمل سے میں نے نہیں دیکھا دیکھو نشر الطیب صفحہ ۱۱ ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی والدہ فرماتی ہیں کہ جب آپ پیدا ہوئے تو ایک نور نکلا جس سے محل روم دیکھے اور مشرق و مغرب روشن ہوگیا ۔ دیکھو نشر الطیب صفحہ ۱۰ و مواہب اللدنیہ ۔

والدہ حضرت عبد الرحمن بن عوف فرماتی ہیں کہ جب حضرت پیدا ہوئے آواز نکلی تو کسی نے کہا یرحمک اللہ اور تمام مشرق مغرب روشن ہوگیا یہاں تک کہ محل روم دیکھے اور مجھ پر خوف و زلزلہ چھا گیا اور آپ نظر سے غائب ہوگئے آواز آئی کہاں لے گئے جواب سنا مشرق کی طرف پھر آواز آئی کہاں لے گئے جواب سنا مغرب کی طرف اور ستارہ اس قدر قریب ہوئے کہ مجھے خیال ہوا کہ گود میں میری آپڑینگے یہ کیفیت مجھے خیال میں رہے جب آپ کی بعثت ہوئی پس میں اسلام لائی مفصل دیکھو نشر الطیب صفحہ ۱۹ و مواہب اللدنیہ

دیکھو الشمامۃ العنبریہ فی مولد خیر البریہ تصنیف نواب صدیق الحسن خاں صاحب و نشر الطیب ص۱۲ میں لکھا ہے کہ یوم دوشنبہ و ماہ ربیع الاول و سنہ و وقت و مکان بالاتفاق ہیں تاریخ ولادت بعض ۸ ربیع الاول بعض ۱۲ ربیع الاول کہتے ہیں سنہ عام فیل تھا جس سال اصحاب فیل ہلاک کیئے گئے بقول

بقول سہیلی پچاس دن اور بقول دیگر پچپن دن بعد

ابن سعد اور ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر حضرت امام جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ اصحاب فیل کا آنا محرم نصف کو ہوا پس فاصلہ درمیان اس واقعہ کے اور پیدا ہونے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پچپن رات کا تھا۔

یکایک ہی غیرت حق کو حرکت ٭ بڑھا جانب بوقبیس ابر رحمت ٭ ادا خاک بطحا نے کی وہ امانت ٭ چلے آئے تھے جس کی دیتے شہادت

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا ٭ دعائے خلیل اور نوید مسیحا

چونکہ سابقین حق گزیں نے درود و سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بخلوص کھڑے ہو کر پڑھا ہے لہذا ہم بھی درود و سلام حضور پر بھیجیں اور رحمت حاصل کریں۔

یا رب صل وسلم دائما ابدا ٭ علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم

یا نبی سلام علیک ٭ یا رسول سلام علیک ٭ یا حبیب سلام علیک ٭ صلوات اللہ علیک

مختصر احوال طفولیت بھی لکھا جاتا ہے

ابن شیخ نے خصائص میں لکھا ہے کہ آپ کے گہوارہ کو فرشتہ جنبش دیتے تھے دیکھو مواہب اللدنیہ و نشر الطیب صفحہ ۲۲

حضرت حلیمہ سعدیہ سے روایت ہے کہ وہ قبیلہ کے ساتھ طائف سے مکہ آئیں اُن کا دراز گوش نہایت لاغر و کمزور تھا قافلہ کے ساتھ نہیں چل سکا اور اُن کی اونٹنی کے بھی دودھ کم تھا اور خود حلیمہ کے بھی دودھ کم تھا مکہ میں مالداروں کے بچے دودھ پلانے کو سب نے لے لیے اور آنحضرت کو بوجہ یتیمی کسی نے نہیں لیا حلیمہ نے اپنے شوہر سے آپ کے دادا کا ذکر کیا شوہر نے کہا کہ تم لے آؤ خالی نہ چلو حلیمہ کہتی ہیں میں گئی اور ان کو دیکھ کر میرا دل بے حد خوش ہوا میں لیکر فرودگاہ پر آئی آپ کو دودھ پلایا تو اس قدر دودھ اترا کہ آپ نے خوب پیا داہنی چھاتی کا اور بائیں آپ کے رضاعی بھائی نے پی اور آپ کا ہمیشہ یہی دستور رہا کہ بائیں چھاتی آپ چھوڑ دیتے تھے اونٹنی کے بھی خوب دودھ ہوا جو ہم لوگوں نے پیا جب وطن کو چلے تو وہ لاغر دراز گوش اس قدر تیز چلا کہ تمام قافلہ سے آگے تھا یہاں تک کہ قافلے والے کہتے تھے کہ حلیمہ آہستہ چلو وطن میں بوجہ قحط چارہ کی کمی تھی مگر حلیمہ کہتی ہیں کہ میرے مویشی شکم سیر آتے تھے اور کافی دودھ دیتے قبیلہ والے اس پر رشک کرتے تھے منقول دیکھو نشر الطیب صفحہ ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و کتاب مولود بردی فی مولود النبوی علامہ علی القاری صفحہ ۱۰ تا ۱۵

حضرت حلیمہ کہتی ہیں کہ آپ جب باہر جاتے تھے دھوپ میں ابر سایہ فگن رہتا تھا دیکھو صفحہ ۲۶ نشر الطیب بروایت ابن القطان۔

حضرت حلیمہ کہتی ہیں کہ آپ نے پہلے جو کلام کیا تو کہا اللہ اکبر والحمد للہ کثیراً وسبحان اللہ بکرۃً واصیلاً اور آپ جب

چلنے پھرنے لگے تو لڑکوں سے علحدہ رہتے تھے دیکھو نشر الطیب صفحہ ۲۰، و بیہقی و ابن عساکر بروایت ابن عباس. حضرت حلیمہ سعدیہ سے روایت ہے کہ آپ رضاعی بھائی کے ساتھ جنگل گئے تھے لڑکے نے بھاگتے ہوئے آکر کہا کہ دو سفید کپڑے والوں نے زمین پر لٹا کر پیٹ پھاڑ دیا اور کچھ ڈھونڈھ رہے ہیں ہم دونوں میاں بیوی یہ سن کر بھاگ کر جنگل پہونچے تو آپ مضمحل کھڑے تھے پوچھنے پر آپ نے فرشتوں کا آکر پیٹ چاک کرنا اور دل صاف کرنا بیان فرمایا شوہر نے کہا اس لڑکے پر آسیب کا خلش ہو گیا ہے اس کو مکہ پہنچا دو ہم مکہ لے آئے مفصل دیکھو صفحہ ۲۵ نشر الطیب.

بعض کم فہم حدیث کی کسی کتاب میں لفظ میلاد کو نہیں لکھا ہونا کہتے ہیں

دیکھیے ترمذی شریف میں خاص باب کا نام اس طرح لکھا ہے (باب مَا جَاءَ فِي مِيلَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اور اس میں ذکر میلاد مبارک بھی لکھا ہے کہ قیس ابن مخرمہ صحابی نے فرمایا کہ میں اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جب اصحاب فیل کا واقعہ ہوا ہے اس سال پیدا ہوئے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قباث بن اشیم صحابی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم بڑے ہو یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بڑے ہیں انھوں نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بڑے ہیں لیکن پیدائش میں میں مقدم ہوں - الدر المنظم

ہر صاحب عقل و ایمان ادب کو سمجھیں اس حکایت سے

بقیہ حال تا عمر چالیس سال بغرض واقفیت لکھا جاتا ہے۔

جب آپ چودہ سال اور بقول بعض بیس سال کے ہوئے تو قریش اور قیس عیلان میں لڑائی ہوئی اس واقعے کی بعض تاریخوں میں آپ بھی تشریف لے گئے اور آپ نے فرمایا کہ میں اعما کو عدو کے تیروں سے بچاتا تھا یہ بڑا قصہ ہے مفصل دیکھو سیرت ہشام و نشر الطیب

جب آپ پچیس سال کے ہوئے تو حضرت خدیجہ نے آپکے صدق و امانت و حسن معاملہ و اخلاق سن کر آپ کو اپنا مال دیا اور میسرہ کو ساتھ کرکے تجارت کے لیے بھیجا آپ شام پہونچے ایک درخت کے نیچے قیام کیا نسطورہ راہب نے دیکھ کر میسرہ سے پوچھا اس نے کہا کہ حرم کے قریش کے قبیلہ سے ہیں۔ راہب نے کہا کہ اس درخت کے نیچے نبی کے سوا کوئی نہیں اترا آپ واپس ہوئے مال میں دونا نفع ہوا دھوپ میں ابر کا سایہ کرنا بھی میسرہ نے دیکھا مختصر یہ کہ میسرہ نے واپسی پر سب حال مکہ سے کہا خدیجہ نے اپنے بھائی چچا زاد ورقہ ابن نوفل سے کہا جو عیسائی تھے اور عالم تھے ورقہ نے کہا اگر یہ بات صحیح ہے تو محمد امین اس امت کے نبی ہیں یہ مجھے کتب سے معلوم ہوا ہے۔ حضرت خدیجہ نے یہ سنکر میسرہ سے نکاح کا پیغام بھیجا دیکھو سیرہ ہشام و نشر الطیب۔

جب آپ ۳۵ سال کے ہوئے خانہ کعبہ کی از سر نو مرمت ہوئی حجر اسود کے مقام پر رکھنے میں جھگڑا تھا نوبت لڑائی کی پہونچی یہ قرار پایا کہ کل جو صبح آوے وہ جو کہے وہ کرو وقت صبح آپ گئے سب نے کہا محمد امین ہیں ان سے کہو آپ نے سب سُنکر فرمایا کہ ایک چادر لاؤ سب سردار پکڑیں اور مجھے وکیل بنائیں سب نے آپ کو وکیل بنایا آپ نے حجر اسود اُٹھا کر چادر میں رکھا اور چادر سے اصل مقام پر رکھا قصہ رفع ہوا مختصراً مفصل دیکھو سیرت ہشام و نسیم الطیب صفحہ ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ میں

بعض نافہم کا خیال ہو کہ خلفا راشدین نے ذکر پیدائش نہیں کیا لہٰذا

اُن کی طرف سے جس طرح ذکر ہوا دیکھیے

حضرت ابوبکر خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں مجمع مسلمانان میں آپ کے ذکر ولادت سے و فضائل سے بغرض تقویت ایمان و یقین رسول رب العالمین و خاتم المرسلین کرنے کو ذکر سُنایا جس کی ضرورت جب تھی اب بھی ہو۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو مجمع میں سُنایا کہ قبل بعثت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم میں صحن کعبہ میں بیٹھا اور زید ابن عمر کھڑا تھا امیہ ابن ابی الصلت آیا اور زید سے پوچھا کہ جس نبی کی پیدائش کا انتظار ہو وہ عرب سے پیدا ہوگا یا فلسطین سے زید نے کہا مجھے معلوم نہیں میں یہ سُنکر ورقہ ابن نوفل کے پاس گیا اور یہی پوچھا ورقہ نے کہا مجھے پورانی کتابوں سے یہ تحقیق ہو کہ وہ نبی عرب کے شریف گھرانے میں پیدا ہوگا اور میں اُس کا نسب بھی جانتا ہوں میں نے کہا کہ وہ نبی کیا کہے گا کہا کہ ہدایت کی باتیں کہے گا لیکن ظلم نہ کریگا نہ کیا جاوے گا۔ تخریج کی ابن عساکر نے عیسےٰ بن وہب سے تاریخ دمشق میں مفصل دیکھو صفحہ ۳۰ و ۳۱ والدر المنظم

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجمع میں منجملہ علامات فضلیت آنحضرت کسی کے پوچھنے پر فرمایا کہ میں سفر میں ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا درخت کی ایک شاخ جھکی اور میرے سر میں لگی اور آواز آئی کہ فلاں وقت میں وہ نبی جس کا انتظار ہو مبعوث ہوگا تم بڑھ کر تصدیق کرنا اور سعادت حاصل کرنا اور آواز دینے والا نظر نہیں آیا تخریج کی ابن عساکر نے مفصل دیکھو ابن عساکر صفحہ ۳۱ و ۳۲ والدر المنظم

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجمع میں اپنے ایمان لانے کا قصہ سُنایا کہ میں شام کی طرف میں گیا تھا راستہ میں خواب دیکھا خواب کو میں نے بحیرا راہب سے بیان کیا راہب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نسبت سوال اور جواب کیئے اور کتب سابقہ سے آپ کی علامات بتائیں اور آپ کا رسول برحق و خاتم رسل ہونا کہا اور مجھ سے کہا کہ تو زندگی بھر ایمان لا کر وزیر رہے گا اور بعد کو خلیفہ ہوگا

اور وہ مبعوث ہو گئے ہیں میں مکہ آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعثت کا دعویٰ کر چکے تھے میں
حاضر ہوا حال جو راہب سے سنا تھا کہا اور ایمان لایا آپ نے مجھے سینے سے لگایا تخریج کی ابن عساکر نے
کعب سے مختصراً مفصل دیکھو ابن عساکر ۳۱ الدر المنظم۔
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجمع میں فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مثل گردہ چاند
کے تھا دیکھو ابن عساکر صفحہ ۳۲ والدر المنظم
حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ دویم نے اپنے زمانہ خلافت میں بھی مسلمانوں کی دلوں میں رسول رب
العالمین خاتم النبیین ہیں یقین کرانے کی ضرورت محسوس فرمائی اور حالات وفضائل مسلمانان کو
سنائے جو ضرورت جب تھی اب بھی وہی ضرورت ہے قابل غور اہل نظر ہے اور اس سے انکار
یا ناپسندیدگی کس قدر کم عقلی وکم فہمی کی دلیل ہے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجمع مسلمانان میں فرمایا کہ آنحضرت کی قبل پیدائش کے فضائل
جو جانتا ہو بیان کرے حضرت طفیل بن حارثی کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں سناؤں گا۔
اس وقت حضرت طفیل کی عمر ۱۶۰ سال کی تھی آپ نے سنایا مجمع کو کہ مامون بن معاویہ
جو غیب کی خبریں دیا کرتا تھا اور وعظ میں بعثت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر دے کر
لوگوں کو ڈرایا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ وہ آن کر تم کو ٹھیک کریں گے اور ان کے عہد کے فضائل
برکات سنایا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ای کاش مجھے اُن کا زمانہ ملتا اور ان کی بعثت سے پہلے نہ مر جاؤ
میرے دل میں یہ سب باتیں تھیں میں تہامہ میں تھا جب مجھ کو حضور کی خبر ہوئی میرے دل نے
کہا کہ یہ وہی نبی ہیں جن کی خبر مامون دیا کرتا تھا پھر جماعتیں جماعتیں مشرف باسلام ہونے کو جانے لگیں
میں بھی آیا اور مسلمان ہوا پھر دیگر فضائل سنائے مختصراً مفصل دیکھو ابن عساکر میں تخریج کے
ابو موسیٰ سے مدائنی نے وصل ہے ابن کلبے سے اُس نے عوانہ سے دیکھو الدر المنظم صفحہ ۳۰ سے مفصل
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجمع مسلمانان کو سنوانے ذریعہ حضرت کعب فضائل قبل پیدائش
کتب سابقہ سے حضرت کعب نے سنایا مسلمانوں کو کہ میں نے سابقہ کتابوں میں پڑھا ہے کہ حضرت
ابراہیم خلیل اللہ کو ایک پتھر ملا تھا جس میں چار سطریں لکھی ہوئی تھیں اول سطر میں لکھا تھا کہ میں ہی
اللہ ہوں سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں میری عبادت کرو۔ دوسری سطر میں تھا کہ میں ہی اللہ
ہوں سوائے میرے کوئی معبود نہیں اور محمد میرا رسول ہے خوبی ہے اُس کے لیے جو اُس پر ایمان لائے
اور اُس کی اتباع کرے۔ تیسری سطر میں تھا کہ میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں

جو میرا حکم مانے گا وہی نجات پائے گا۔ چوتھی سطر میں تھا کہ میں ہی اللہ ہوں اور حرم میری ملک ہے اور کعبہ میرا گھر ہے جو میرے گھر میں آجائے گا عذاب سے محفوظ رہے گا تخریج کی ابن عساکر نے حسن کے طریق کے ساتھ سلمان سے دیکھو صفحہ ۳۲ الدر المنظم۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خود مسلمانان کے مجمع میں سنایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجمع صحابہ میں تشریف فرما تھے کہ یکایک ایک جنگلی آدمی گوہ پکڑ لایا اور کہا اے محمد قسم ہے لات عزا کی میں تجھ پر ہرگز ایمان نہ لاؤں گا جب تک یہ گوہ آپ پر ایمان نہ لائے گی آپ نے فرمایا اے گوہ گوہ نے نہایت فصاحت سے عربی میں کہا لبیک و سعدیک یا رسول اللہ جس کو سب حاضرین خوب سمجھے پھر حضرت نے گوہ سے فرمایا تو کس کی بندگی کرتی ہے کہا جس کا عرش آسمان پر ہے اور زمین پر اُس کی سلطنت ہے اور دریا میں اُس کا راستہ ہے اور جنت میں اُس کی رحمت ہے اور دوزخ میں اُس کا عذاب ہے پھر حضرت نے فرمایا کہ میں کون ہوں گوہ نے کہا کہ آپ رسول رب العالمین اور خاتم النبیین ہیں جو آپ کی تصدیق کرے مراد پائے جو آپ کو جھٹلائے برباد ہو یہ سن کر جنگلی ایمان لایا دیکھو صفحہ ۳۲ تخریج کی طبرانی نے اوسط اور صغیر میں اور ابن عدی نے اور حاکم نے معجزات میں اور بیہقی اور ابو نعیم و ابن عساکر نے عمر ابن الخطاب سے الدر المنظم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجمع مسلمانان میں سنایا کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جب آدم علیہ السلام سے خطا ہوئی اور مبتلائے عذاب ہوئے تو آخرش بتوسط نام آنحضرت وسیلہ کیا اور معافی خطا چاہی خدا نے پوچھا اے آدم محمد کو میں نے ابھی پیدا نہیں کیا تم نے کیسے جانا آپ نے کہا کہ آنکھ کھولتے ہی میری نظر عرش کے پایوں پر ٹھہری تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا دیکھا تھا میں نے سمجھ لیا کہ ان سے زائد تیرا کوئی محبوب نہیں ہے اس لیے وسیلہ کیا خدا نے فرمایا کہ اے آدم تو نے سچ کہا جو محمد نہ ہوتا تو میں تجھ کو بھی پیدا نہ کرتا قصور معاف کیا تخریج کی حاکم اور بیہقی اور طبرانی نے صغیر اور ابو نعیم و ابن عساکر نے دیکھو صفحہ ۴۳۔ الدر المنظم و نشر الطیب صفحہ ۱۰ و ۱۱۔

خلیفہ دوم کے اس طرح فرمانے و حالات سنوانے کا جو مطلب تھا اب کیا وہ ضرورت نہیں ہے تابعین کو خدا عقل دے

حضرت عثمان خلیفہ سوم نے اپنے ایمان لانے کا قصہ مسلمانوں کو سنایا کہ میں قبل بعثت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قافلہ کے ساتھ ملک شام گیا تھا جب حد و شام میں قافلہ پہونچا وہاں ایک عورت جو غیب کی خبریں دیتی تھی راستہ میں ملی اور درمیان گفتگو اس نے کہا کہ جو میرا دوست آسمان کی خبریں دیتا تھا اس نے کہا کہ اب خبریں آسمان کی نہیں آسکتی ہیں اب موقع نہیں ہے احمد پیدا ہو گیا میں یہ سنکر مکہ آیا تو حضرت کو پایا کہ پردہ سکوت سے نکل کر خلقت کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے رہے ہیں

ہیں ایمان لایا تخریج کی ابونعیم نے دیکھو صفحہ ۳۰۔ ابن عساکر والدر المنظم

ہوئے محو عالم سے آثار ظلمت　　کہ طالع ہوا ماہ برج سعادت

نہ چھٹکی مگر چاندنی ایک مدت　　کہ تھا ابر میں ماہتاب رسالت

یہ چالیسواں سال لطف خدا سے

کیا چاند نے کھیت غار حرا سے

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے مسلمانوں کو سُنایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا نور چودہ ہزار برس پیشتر آدم علیہ السلام کی پیدائش سے اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک نور محض تھا دیکھو ابن القطان صفحہ ۲۴ میں مفصل و نسر الطیب مولانا اشرف علی صاحب صفحہ ۷

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے مجمع میں مسلمانوں کو سُنایا کہ ایک یہودی کے چند دینار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمہ قرض تھے یہودی نے حضرت پر تقاضا شدید کیا آپنے عدم موجودگی بتائی اُس نے بدون لیئے نہ ماننے کا لفظ زبان سے کہا حضرت اُس کے پاس بیٹھ گئے یہاں تک کہ پنجگانہ نماز وہیں پڑھی صحابہ نے یہودی کو ڈرانا چاہا حضور نے منع کیا اور کہا کہ میرے ربنے مجھے ظلم سے منع کیا ہی خواہ خلاف معاہدہ ہی تقاضا ہو جب دن نکلا یہودی ایمان لا یا خود بخود اور وجہ تقاضا یہ بتائی کہ آپکی صفت کی جانچ مقصود تھی جو میں نے توریت میں دیکھی تھی (کہ محمد بن عبد اللہ کی جگہ پیدائش مکہ ہوگی اور ہجرت کی جگہ طیبہ یعنی مدینہ ہی ملک اُس کا شام اور وہ درشت خو سخت مزاج نہیں ہوگا) اور نہ بازار میں شور کرنے والا ہوگا نہ اُس کی خصلت میں بے حیائی ہوگی) میں گواہی دیتا ہوں اللہ ایک ہی اور تم اُس کے رسول ہو اور سب مال تم پر نثار ہی یہ یہودی بڑا مالدار تھا تخریج کی حاکم اور بیہقی اور ابن عساکر نے دیکھو صفحہ ۳۵ الدر المنظم

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے سُنایا مسلمانوں کو کہ آنحضرت نے فرمایا ہی کہ حضرت آدم سے لیکر کوئی ایسا نبی نہیں ہوا کہ جس سے اللہ تعالےٰ نے یہ عہد نہ لیا ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہو تو تم اور تمھاری اُمت اُس پر ایمان لانا اور مدد کرنا اس لیئے ہر نبی نے اپنی اپنی اُمت سے وعدہ لیا تھا دیکھو آیت میثاق کی تفسیر دیکھو مواہب اللدنیہ صفحہ ۳۵۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی تفسیر آیت میثاق یہی فرمائی ہی دیکھو مواہب اللدنیہ صفحہ ۳۵۔

حضرت ابن عباس نے سُنایا مجمع کو کہ عبد المطلب دادا آنحضرت جب قبل پیدائش آپکے والد کے یمن میں پہنچے ایک یہودی عالم نے پوچھا کہاں کے ہو اُنھوں نے کہا حرم کے قریش سے ہوں اُس نے کہا کون

قریش سے میں نے کہا ہاتم ہے اُس نے سنکر میری ناک کے دونوں نتھنے دیکھے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے ایک ہاتھ میں ملک ایک میں نبوت ہے تجھ سے یعنی تیری اولاد سے نبی آخرالزماں پیدا ہوگا تخریج کی حاکم نے بیہقی اور ابو نعیم نے طریق ابی عون مولی مسور بن مخرمہ سے دیکھو صفحہ ۴۲ و ۴۳ میں مفصل مواہب اللدنیہ میں بیان مختصر درج ہے۔

حضرت ابن عباس نے سُنایا مسلمانوں کو کہ وقت پیدائش آواز آئی یا محمد نہ باقی رہا کوئی علم کسی نبی کا مگر آپ کو عطا ہوا سو آپ سب سے بڑھ کر علم میں تھے اور سب سے زیادہ شجاع تھے اس کو ارسال کیا ابن عباس نے گویا مرفوع ہے ارسال صحابہ وصل کے حکم میں ہے روایت کیا حافظ ابوبکر نے دیکھو صفحہ ۴۳ و مواہب اللدنیہ۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ آپ ختنہ کیئے ہوئے پیدا ہوئے آپ کے دادا نے فرمایا کہ میرے بیٹے کی بڑی شان ہو تخریج کی بیہقی اور ابو نعیم نے اور ابن عساکر نے دیکھو صفحہ ۴۴ مواہب اللدنیہ

حضرت ابن عباس نے مسلمانوں کو سُنایا کہ وقت پیدائش نور نکلا جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گیا آپ کی والدہ نے محل شام دیکھے تخریج کی حاکم و بیہقی دیکھو روایت محمد بن سعد صفحہ ۴۳ مواہب اللدنیہ و نشر الطیب صفحہ ۱۸ و ۱۹۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا پیر کے دن آنحضرت پیدا ہوئے پیر کے دن ہجرت کی پیر کے دن مدینہ میں داخل ہوئے پیر کو مکہ میں پیر کو حجر اسود رکھا دیکھو مسند امام احمد حنبل و مواہب صفحہ ۴۴

حضرت ابن عباس نے سنایا مسلمانوں کو کہ آپ کا جب حمل قرار پایا قریش کے چوپائے گویا ہوئے اور آواز آئی قسم ہے رب کعبہ کی کہ وہ امان و چراغ ہیں اہل دنیا کے واسطے اور نہ باقی رہا علم کسی کاہن کا بادشاہ گونگے رہے دن بھر اور جانور مشرق کے مغرب کو مبارکباد دیتے تھے ہر ماہ میں آواز خوشخبری آسمان سے آتی تھی کہ بشارت ہو کہ وقت ظہور نبی ابوالقاسم کا آیا جو بڑی برکت والا ہے پورے نو ماہ شکم میں رہے کوئی گرانی معلوم نہ ہوئی کچھ دن بعد آگاہ کیا گیا کہ حاملہ ہے خیر العالمین سے اور وقت پیدائش نام محمد رکھو اور حضرت مریم معہ حوروں کے وقت پیدائش تشریف لائیں اور مہر تھی دونوں شانوں کے بیچ اور ختنہ کیئے ہوئے پیدا ہوئے بیان مختصراً تحریر ہوا مفصل دیکھو مواہب صفحہ ۴۵ تا ۴۶ تخریج کی ابو نعیم نے

حضرت ابن عباس نے سنایا مجمع میں کہ حضرت عیسیٰ کو وحی کی گئی کہ حکم کر دو امت کو کہ ایمان لاویں محمد پر جب وہ آویں اگر ان کو پیدا نہ کرتا تو نہ پیدا کرتا آدم کو نہ جنت دوزخ کو جب پیدا کیا عرش کو تو قرار پکڑا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ لکھنے سے دیکھو صفحہ ۴۶ مواہب اللدنیہ تخریج حاکم مفصل۔

حضرت عائشہ نے سنایا کہ ایک یہودی مکہ میں آرہا تھا جس شب میں حضور پیدا ہوئے اُس نے کہا ای گروہ قریش کیا تم میں آج کی شب کوئی بچہ پیدا ہوا ہے اُنھوں نے لاعلمی ظاہر کی یہودی نے کہا دیکھو آج کی شب اس اُمت کا نبی پیدا ہوا ہے اُس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک نشان ہے جس کا لقب مہر نبوت ہے چنانچہ قریش نے تصدیق کیا تو باخبر ہوئے کہ عبد اللہ بن عبد المطلب کے ایک لڑکا پیدا ہوا ہے وہ یہودی آپ کی والدہ کے پاس آیا یہودی نے وہ نشانی دیکھی بے ہوش ہو کر گر پڑا اور کہا بنی اسرائیل سے نبوت رخصت ہوئی ای گروہ قریش سُن رکھو یہ پیغمبر ایسا غلبہ حاصل کرے گا کہ مشرق اور مغرب سے اُس کی خبر شایع ہوگی روایت کیا اس کو یعقوب بن سفیان نے اسناد حسن سے یہ فتح الباری میں بھی ہے دیکھو مواہب اللدنیہ و نشر الطیب صفحہ ۲۱

حضرت طلحہ نے سُنایا مجمع کو کہ جب اول مرتبہ کعبہ شہید ہوا تو ایک پتھر نکلا اُس میں لکھا تھا کہ میرا بندہ ہے منتخب اور متوکل اور میری طرف رجوع ہونے والا برگزیدہ وہ ہے جس کی پیدایش کی جگہ مکہ اور ہجرت کی جگہ طیبہ ہے اور وہ دنیا سے رخصت نہ ہوگا جب تک ٹیڑھے راستہ کو سیدھا نہ کر دے گا اور وہ گواہی دے گا اس امر کی کہ سوائے خدا کے اور کوئی معبود نہیں اور اُمتی اُس کے نہایت تعریف کرنے والے ہوں گے اور ہاتھ پاؤں کو صاف رکھتے ہوں گے تخریج کی ابو نعیم دیکھو صفحہ ۳۶ الدر المنظم

حضرت طلحہ نے مسلمانوں کو سُنایا اپنے ایمان لانے کا قصہ کہ میں بصرہ بازار میں تھا ایک راہب غیب کی خبر دینے والا عبادت خانہ میں مریدین سے کہہ رہا تھا کہ حرم کے آدمی کو تلاش کر دیں سامنے گیا اُس نے بعد سوال و جواب پوچھا احمد کا ظہور تمہارے یہاں ہو چکا میں نے کہا کون احمد اُس نے کہا جو عبد اللہ بن عبد المطلب کے بیٹے ہیں جان تو اس مہینے میں اُن کا ظہور ہوگا وہ ختم الانبیا ہیں اُن کے ظہور کی جگہ مکہ ہے اور ہجرت کی جگہ پتھریلی زمین ہے اور کھجور کے درخت اُس کی طرف بعثت کرنی چاہیئے میرے دل میں یہ بات گڑ گئی میں جلد جلد مکہ آیا دریافت پر معلوم ہوا کہ محمد بن عبد اللہ کو امین کہتے تھے اُن کے ساتھ ابو قحافہ کا لڑکا بھی ہے میں یہ سُنکر ابو بکر کے پاس گیا اور یہ حال کہا اُنھوں نے حضرت کو خبر دی حضرت خوش ہوئے میں ایمان حضرت پر لایا تخریج کی ابی سعد و بیہقی نے دیکھو الدر المنظم ۳۶ و ۴۰ میں مفصل بیان مختصراً تحریر ہوا ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے سُنایا مجمع میں کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عامر انصاری کے گھر گیا عامر انصاری اپنے مکان میں اپنی قوم و اولاد کو واقعات ولادت آنحضرت سنا اور تعلیم کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے آج کا دن ہے آج کا دن ہے حضرت نے سُنا اور فرمایا کہ اللہ تعا

نے تیرے لیئے دروازے رحمت کے کھول دیئے ہیں اور کل فرشتے تیرے لیئے دعا مغفرت کرتے ہیں اور جو تیرا ساکام کرے گا نجات پائے گا مفصل دیکھو الدر المنظم صفحہ ۹۵ مواہب الدنیہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے سنایا مسلمانوں کو کہ آئے جبرئیل آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے پاس اور کہا کہ فرمایا تیرے رب نے کہ اگر میں نے ابراہیم کو خلیل بنایا تو تجھ کو حبیب بنایا اور تجھ سے زیادہ بزرگ میں نے کوئی پیدا نہیں کیا اور دنیا و اہل دنیا کو اس لیئے پیدا کیا ہے کہ تیری بزرگی و منزلت جو میرے نزدیک ہو وہ جانیں اگر میں تجھ کو پیدا نہ کرتا تو دنیا کو پیدا نہ کرتا دیکھو مفصل مواہب اللدنیہ صفحہ ۵۹ و ۶۰ ۔

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزندہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

حضرت سلمان فارسی نے سنایا مسلمانوں کو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا گیا کہ اللہ نے موسے علیہ السلام سے کلام کیا اور عیسے علیہ السلام کو روح القدس سے پیدا کیا اور ابراہیم کو خلیل بنایا اور آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا پس آپ کو کونسی بزرگی دی ۔ نازل ہوئے جبرئیل علیہ السلام اور کہا تیرا رب فرماتا ہے کہ اگر میں نے ابراہیم کو خلیل بنایا تو تجھ کو حبیب بنایا اور اگر موسیٰ سے زمین پر کلام کیا تو تجھ سے آسمانوں پر کلام کیا اگر عیسے کو روح القدس سے پیدا کیا تو تیرے نام کو پیدائش عالم سے ہزاروں برس پہلے پیدا کیا اور آسمانوں پر تیرے لیئے وہ چیزیں تیار کی ہیں کہ اولین و آخرین کسی کے لیئے مہیا نہیں کیں اگر میں نے آدم کو برگزیدہ کیا تو تجھ کو خاتم الانبیا کیا تجھ سے زیادہ بزرگ میں نے کوئی پیدا نہیں کیا اور تجھے حوض کوثر شفاعت ناقہ عصا تاج اور علم حج اور عمرہ ماہ رمضان اور تمامی شفاعت عطا کیا کل شئ تیری لیئے ہے یہاں تک کہ میرے عرش کا سایہ سر پر رہے گا اور تاج حمد کا تیرے سر پر رکھا ہوگا اور تیرا نام میرے نام کے ساتھ مقرون ہے جہاں میرا ذکر ہوگا تیرا ذکر بھی ہوگا اور میں نے دنیا و اہل دنیا کو صرف اس لیئے پیدا کیا ہے کہ تیری بزرگی و منزلت جو میرے نزدیک ہے جتلادوں اگر تجھ کو پیدا نہ کرتا تو دنیا کو پیدا نہ کرتا ۔ مختصراً مفصل دیکھو مواہب اللدنیہ ۔

شاباش آں صدف کہ چناں پرورد گہر آبا از و مکرم و ابنا عزیز تر
صلو علیہ ما طلع الشمس و القمر بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سنایا مسلمانوں کو کہ جب رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی رستہ پر تشریف لے جاتے تھے تو صحابہ خوشبو سے محسوس کر لیتے تھے کہ ادھر تشریف لے گئے ہیں تخریج کی بزار و ابو یعلی نے انس سے دیکھو مواہب اللدنیہ صفحہ ۶۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سنایا لوگوں کو کہ حضرت فرماتے تھے کہ خدا کے نزدیک میرے بزرگ ہونے کی علامات سے یہ ہے کہ مجھے مختوم پیدا کیا اور کسی نے میری شرمگاہ نہیں دیکھی دیکھو مواہب اللدنیہ ۹۱

حضرت عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے سنایا مسلمانوں کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اول ظہور دین نبوت و رحمت ہے اس کے بعد خلافت و رحمت ہے پھر بادشاہت گزندہ ہوگی۔ اس کے بعد سرکشی و ظلم ہوگا اور اُمت میں فساد ہوگا۔ حلال جانینگے شرمگاہوں کو اور شراب کو اور ریشمی لباس کو اور مدد کی جائیگی اور روزی دی جائے گی ہمیشہ یہاں تک کہ ملاقات کریں گے اللہ تعالےٰ سے تخریج کی بیہقی اور ابو نعیم نے ابو عبیدہ و معاذ بن جبل سے دیکھو مفصل صفحہ ۴۰۔۱۴۱ الدر المنظم۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سنایا کہ آنحضرت جنگل میں تشریف لے گئے ایک آواز یا رسول اللہ سنی کوئی آواز دینے والا نظر نہ آیا ایک ہرنی بندھی تھی اس نے کہا یا رسول اللہ میرے قریب آئیے آپ قریب گئے اور حاجت پوچھی تو ہرنی نے کہا کہ میرا بچہ پہاڑ میں ہے مجھے کھول دیجیے دودھ پلا کر ابھی واپس آؤں گی آپ نے فرمایا واپس آئے گی ہرنی نے کہا اگر واپس نہ آؤں تو اللہ مجھ پر ایسا عذاب کرے جیسا محصول لینے والے ظالم کو عذاب کرے گا آپ نے کھول دیا ہرنی دودھ پلا کر واپس آگئی آپ نے باندھ دیا جب شکاری آیا اور حال سے واقف ہوا تو شکاری نے آنحضرت سے پوچھا آپ کا کیا ارشاد ہے آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دے شکاری نے ہرنی کو چھوڑ دیا وہ ہرنی دوڑتی تھی اور کہتی تھی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تخریج کی طبرانی نے کبیر میں اور ابو نعیم نے مفصل دیکھو مواہب اللدنیہ صفحہ ۷۰۱ میں

حضرت سعد بن زید رضی اللہ عنہ نے سنایا مسلمانوں کو کہ ورقہ ابن نوفل اور زید بن عمر دونوں طلب دین میں نکلے جب شام میں پہونچے تو ورقہ ابن نوفل نصرانی ہو گئے اور زید سے کہا تم کو جس کی تلاش ہے آگے تلاش کرو زید موصل پہونچے ایک راہب سے ملے اس نے پوچھا کہاں سے آئے ہو زید نے کہا مکہ سے دین کے طلب میں آیا ہوں راہب نے کہا نصرانی ہو جاؤ زید نے انکار کیا راہب نے کہا جس کی تم کو طلب ہے وہ تمہاری ہی زمین میں ظہور کرے گا پس زید یہ کہتے چلے تیری ہی خدمت میں حاضر ہوں بے شک تیرا بندہ بن کر غلام ہو کر جو بوجھ ڈالے گا مجھ پر اٹھاؤں گا میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ اس چیز کے جس کے ساتھ ابراہیم علیہ السلام نے پناہ پکڑی جب زید مکہ آئے تو حضرت کو اور ابو سفیان کو کھانا کھاتے دیکھا آپ نے بعثت کا اعلان نہیں کیا تھا زید حضرت کی بعثت کے وقت زندہ نہیں تھے جب

جب آنحضرت نے بعثت کا اعلان کیا خلق اللہ کے طرف سعد بن زید نے حضور میں حاضر ہو کر حال کہا کہ زید کے حال کو آپ نے ملاحظہ کیا آپ استغفار فرمائیں زید کے لیئے آپنے وعدہ فرمایا اور فرمایا وہ اُٹھے گا قیامت کو جماعت بن کر مختصراً مفصل دیکھو الدر المنظم صفحہ ۳۰

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے ذکر دیکھو صفحہ ۲۹ تخریج ابو نعیم الدر المنظم ⎫ صرف حوالہ دیا گیا
حضرت زبیرؓ نے ذکر دیکھو تخریج بغوی کتاب معجم میں صفحہ ۳۰ الدر المنظم ⎭

خلفاء راشدین وصحابہ وام المومنین رضی اللہ عنہما سے جس طریقہ سے ذکر ہوا لکھا گیا طریقہ ذکر نوعیت ذکر و ضرورت ذکر ہر اہل عقل کے لیئے سبق ہو مانعین ومنکرین کی تاویل سے خدا محفوظ رکھے

اب تابعین سے جس طرح ذکر میلاد ہوا وہ بھی ملاحظہ کیجیئے

حضرت زین العابدین نے مسلمانوں کو سنایا تفسیر مِنْ اَنْفُسِكُمْ کی کر کے کہ اس سے مراد ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ولادت جاہلیت سے کوئی شئے نہیں پہونچی اور آنحضرت نے فرمایا ہو کہ نکاح سے پیدا ہوا نہ سفاح سے دیکھو مواہب اللدنیہ صفحہ ۹، میں مفصل تفسیر لقد جاءکم رسول من انفسکم۔

حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے سُنایا مسلمانوں کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیوں سے اس وجہ سے بڑے ہیں کہ جب خدا عزوجل نے ذریات آدم سے عہد لیا تھا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ تو سب سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لفظ بلیٰ کہا تھا اس لیئے مرتبہ میں سب سے بڑھکر ہیں اگرچہ مبعوث پیچھے ہوئے ہیں روایت امالی ابی سہیل قطان بن سہیل بن صالح سے مواہب اللدنیہ صفحہ ۸۰۔

امام عارف ربانی عبد اللہ ابن ابی جمرہ نے سُنایا مسلمانوں کو کہ جب ارادہ کیا اللہ تعالےٰ نے کہ پیدا کرے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو حکم فرمایا جبرئیل کو کہ لائیں مٹی قلب زمین و شیخ سے پس لائے جبرئیل مٹی اُس مقام سے جہاں قبر شریف ہو اور گوندھا پانی تسنیم سے وہ مثل موتی عظیم کے ہو گئے پھر اُس کو گشت کرایا ملائکہ میں زمین پہاڑوں میں دریاؤں میں آسمانوں میں پس پہچانا سب نے ہمارے سردار محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپکے فضل و بزرگی کو دیکھو مواہب اللدنیہ صفحہ ۸۰ وکتاب بہجۃ النفوس میں مفصل۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے سُنایا مسلمانوں کو کہ شیطان حسب ذیل مواقع پر رویا (۱) جس وقت ملعون ہوا (۲) جب آسمان سے گرایا گیا (۳) وقت مولد نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و جب آپ مبعوث ہوئے (۴) جب سورہ فاتحۃ الکتاب نازل ہوئی دیکھو مواہب اللدنیہ

صفحہ ۸۲ و بقی بن مخلد کی تفسیر
حضرت عکرمہ سے ذکر مولد آپنے سنایا مسلمانوں کو کہ جب نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پیدا ہوئے زمین نورانی ہوگئی ابلیس نے کہا کہ آج وہ پیدا ہوا ہے جو ہمارے کام کو فاسد کرے گا اُس کے ساتھیوں نے کہا کہ تو جاکر مس کر جب شیطان قریب ہوا تو جبرئیل کے دھکہ سے عدن میں گرا اخراج کیا ابن حاتم نے دیکھو مفصل مواہب اللدنیہ صفحہ ۸۲۔
حضرت وہب بن عتبہ رضی اللہ عنہ نے سُنایا مسلمانوں کو کہ وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے اشعیا پیغمبر کی طرف کہ میں نبی اُمّی مبعوث کروں گا اور کھولوں گا میں اُن کے سبب سے بہروں کے کان تاکہ حق کی بات سنیں سمجھیں اور دلوں کے پردہ آنکھوں کا اندھاپن پیدائش مکہ میں ہوگی اور میرا متو کل بندہ ہے اور عالی مرتبہ حبیب مختار ہے بُرائی کے عوض بُرائی نہیں کرتا لیکن معاف کر دیتا ہے اور بخش دیتا ہے مومنین پر مہربان ہے تخریج کی ابو نعیم نے اور ابن حاتم نے مفصل دیکھو مواہب اللدنیہ ص۸۶
حضرت وہب نے سُنایا مسلمانوں کو بنی اسرائیل میں ایک شخص نافرمان مرا اُس کو کوڑے میں پھینک دیا اللہ تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو نماز و دفن کی ہدایت کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُس کا نافرمان ہونا ظاہر کیا اللہ تعالےٰ نے حکم بھیجا کہ بے شک نافرمان تھا مگر جب توریت کھول کر پڑھتا اور نام محمد دیکھتا تھا اُس کو چومتا اور آنکھوں سے لگاتا تھا اور درود بھیجتا تھا پس میں نے اُس کے انعام میں اُس کے گناہ معاف کیے تخریج کی ابو نعیم نے مفصل دیکھو مواہب اللدنیہ ص۸۶
یہ طریقہ تابعین بیان فضائل و میلاد میں تھا اب تبع تابعین سے اور دیکھیے
امام محمد بن ادریس شافعی نے سُنایا مسلمانوں کو کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی حضرت آدم سے پہلے عرش کی داہنی جانب ایک نور تھے وقت پیدائش آدم اُن کی پشت میں ساکن کیے گئے بڑی روایت ہے امام شافعی سے اس میں یہ بھی ہے کہ جس نے میرے اصحاب ابو بکر و عمر و عثمان علی کو بُرا کہا بے مجھے بُرا کہا اور جس نے مجھے بُرا کہا اللہ کو بُرا کہا مختصراً یہاں بہ خیال طوالت کتاب لکھے گئے تخریج کیا ابو نعیم نے مفصل دیکھو مواہب اللدنیہ صفحہ ۹۱ و ۹۲ میں۔
حضرت عمرو ابن قتیبہ رضی اللہ عنہ نے سُنایا مسلمانوں کو کہ میں نے سُنا اپنے باپ سے جو خزینہ علم تھے کہ حضرت کی پیدائش کے وقت اللہ تعالےٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ سب آسمانوں کے دروازے کھولدو اور جنت کو آراستہ کرو اور فرشتے ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے

شیطانوں کو مقید کر دو اور آفتاب کو بڑا نورانی حلّہ پہنایا گیا اور ستّر ہزار حوریں جو ائیں محمّد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی منتظر کھڑی تھیں۔ اور اس سال بحکم خدا سب نے لڑکے جنے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعظیم و تکریم کے واسطے تمام درخت بار آور ہوئے خوف امن سے بدل گیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پیدا ہوئے تمام روئے زمین نور سے بھر گیا اور ملائکہ نے آپس میں خوشی کی ہر آسمان پر ایک ستون یاقوت و زبرجد کا بنایا جس سے آسمان روشن ہو گئے اور وہ ستون معروف و مشہور ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے شب معراج ملاحظہ فرمائے جس کو فرشتوں نے روز ولادت بنایا جانا بتایا اور شب ولادت نہر کوثر کے ہر دو جانب ستر ہزار درخت مشک اذفر کے لگائے اور اُن پھلوں کو اہل جنت کا بخور بنایا تمام اہل آسمان پکارتے تھے اللہ کو ساتھ سلامتی کے اور تمام بت اوندھے گر پڑے اور لات اور عزا بھی اپنی اپنی جگہ سے نکل گئے اور پکارتے تھے تباہی ہو قریش کی آگیا اُن کے پاس امین اور صدیق اور نہیں خبر قریش کو اُن کے ساتھ کیا ہوگا اور کعبہ سے چند دن تک یہ آواز آتی رہی اب میرا نور مجھ میں واپس آگیا اب میری زیارت کرنے والے آئنگے اور اب زمانے کی نجاستوں سے پاک ہو گیا ای عزا تو ہلاک ہو گیا تین دن تک کعبہ کو زلزلہ رہا یہ اوّل علامت ہے جو قریش نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیدائش کے وقت دیکھی تخریج کی ابو نعیم نے مختصراً یہاں لکھا گیا مفصل دیکھو مواہب اللدنیہ صفحہ ۹۱ و ۹۲ میں۔

ابتدائی دنیا سے میلاد آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کسی نہ کسی طریقہ سے برابر ہوتا رہا جس کی تفصیل تبع تابعین تک آپ کے سامنے کی گئی کتب سماوی کتب دنیاوی عالموں کا ہونا خبر دینے والوں نے خبریں دیں خود حضرت نے اپنی زبان سے فرمائیں کلام اللہ شریف سے احادیث سے خلفاء راشدین صحابہ تابعین و تبع تابعین نے مجمع میں سنائیں نوعیت فرق کر کے آنحضرت کا رسول رب العالمین و خاتم المرسلین یقین کرنا ہر مسلمان کا فرض عین ظاہر ہوا لفظ میلاد جدید کسی کا مسلمان ہو کر کہنا کس قدر تعجب خیز ہے یہ تمام فضائل و طریقہ تحریر میں آئے زبانی ذکر سنانے والے دنیا سے رحلت کر گئے مسلمان گردش میں پھیل گئے علماء وقت نے جو روشن کئے تھے آئندہ کے لیے اس ذکر کا مسلمانوں میں کیا جانا ضروری خیال کر کے بحیثیت موجودہ ذکر کو جاری رکھا اور ۶۰۴ھ شہر موصل میں عام مسلمانوں کو جمع کر کے ماہ ربیع الاوّل میں شیخ عمر ابن محمد علیہ الرحمۃ سے شروع ہوا طریقہ ذکر و شیخ عمر کے متعلق اس وقت کے شیخ الاسلام نے جو لکھا ہے ملاحظہ کیجیے۔

عالم و فاضل اجل شیخ الاسلام شہاب الدین ابی محمد عبدالرحمن ابن اسمٰعیل معروف بابو شامہ جو امام نووی شارح مسلم کے اُستاد ہیں اپنی کتاب مبارک الباعث علی انکار البدع والحوادث میں لکھتے ہیں و نہایت نیک کام ہے

ہے۔ ایک یہ بات جو ہمارے زمانہ میں خاص طریقہ سے شروع ہوئی نیک کرے اللہ تعالیٰ اس کو جو ہر سال آج کے دن جو موافق اُس دن کے ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدایش کا دن ہے صدقات سے نیکی اور خدا کی فرماں برداری اور زینت اور خوشی سے اس دن فقیروں پر تقسیم طعام وغیرہ انعام سے کیا جاتا ہے یعنی احسان کیا جاتا ہے بغرض حصول محبت نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم اور اُن کی عظمت جلالت مولود شریف کے کرنیوالے کے دل میں پیدا ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کا شکر کیا جاتا ہے اس بات پر کہ پیدا کیا اُس نے ہمارے رسول پاک صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کو جو رحمت اللعالمین ہیں اور رحمت ہیں تمام مرسلین علیہ السلام پر اور سب سے پہلے اس طریقہ پر یہ عمل شہر موصل میں شیخ عمر ابن محمد علیہ الرحمۃ نے کیا جو ایک سردار ہیں صالحین اور بندہ مشہورین میں سے اللہ تعالیٰ اور نیز رحمت نازل کرے مختصراً مفصل دیکھو اصل کتاب میں یہ رائے سبق آموز اس وقت کے عالم فاضل بندوں کی تھی۔

اسی ۶۰۴ھ میں کتاب میلاد شریف کی جس میں فضائل پیدائش و معجزات وغیرہ یکجا لکھے گئے ابو الخطاب بن وحید کلبی علیہ الرحمہ نے جو دحیہ کلبی کی اولاد سے تھے تصنیف کی جس کی بابت شارح زرقانی تاریخ عربی میں لکھتے ہیں کہ (ابو الخطاب علم حدیث میں بڑے مبصر تھے علم صرف و نحو لغت تاریخ عرب میں کامل تھے بہت ملکوں میں سفر کرکے علم حاصل کیا تھا ممالک اندلس۔ مراکش افریقہ مصر شام دیار شرقیہ و غربیہ عراق خراسان مازندران وغیرہا میں سفر کرکے علم حاصل کیا اور لوگوں کو فائدہ پہونچایا انجام کار ۶۰۴ھ میں شہر اربل میں آئے سلطان ابو سعید مظفر کے لیئے کتاب میں مولود شریف لکھا یعنی روایات جمع کیں جس کا نام کتاب التنویر فی مولد السراج المنیر رکھا بادشاہ نے ایک ہزار اشرفی انعام دیا۔

علامہ زرقانی شارح مواہب اللدنیہ علامہ ابن کثیر کی تاریخ سے لکھتے ہیں کہ سلطان ابو سعید مظفر بڑا بزرگ بہادر دلیر عادل تعریف کیا گیا نیک خصلت تھا۔

علامہ جلال السیوطی لکھتے ہیں کہ ایسی مجالس میلاد شریف میں جو اللہ کے قرب حاصل کرنے کو لوگ کرتے حاضر ہوتے اس میں علماء صلحا لوگ بغیر کسی انکار کے مختصراً مفصل دیکھو حسن المقصد میں۔

ملا علی قاری وعلامہ حلبی و قسطلانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ہمیشہ کرتے رہے اہل اسلام بالاتفاق حنفی مالکی شافعی حنبلی تمام اطراف میں بڑے بڑے شہروں میں محفلیں ماہ ربیع الاول میں بڑا اہتمام کرتے اور دل لگا کر سنتے اور پڑھتے مولود شریف کو اور ظاہر ہوتیں برکتیں مولود شریف کی جس سے ہر طرح کا فضل عمیم ہو مختصراً مفصل دیکھو مورد الروی فی مولود النبی ملا علی قاری میں و انوار ساطعہ میں۔

سبط ابن جوزی لکھتے ہیں کہ ایسی مجالس مولود شریف میں بڑے بڑے بزرگ عالم و صوفی کرام شریک

ہوتے تھے۔

ابن جوزی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیدائش کے مہینہ میں اہل اسلام ہمیشہ سے مولود شریف کی محفلیں کرتے رہے اور بالاجماع حنفی مالکی شافعی حنبلی سب شریک ہوتے رہے مختصراً۔ مفصل دیکھو سیرت حلبیہ

امام سخاوی لکھتے ہیں کہ ہمیشہ سے کرتے رہے اہل اسلام تمام اطراف میں اور بڑے بڑے شہروں میں میلاد شریف

امام شمس الدین جزری لکھتے ہیں کہ ہمیشہ سے کرتے رہے اہل اسلام تمام اطراف میں اور بڑے بڑے شہروں میں میلاد شریف اور یہ محفل ایسی ہے جس میں تجربہ کیا گیا ہے کہ جس مکان میں کی جاتی ہو اس میں ایک سال امن و امان اور برکت رہتی ہے اور شششہ میں خود اپنا شریک ہونا محفل میلاد شریف قلعہ شاہی میں لکھتے ہیں کہ نہایت دل خوش ہوا لوگوں کا اعتقاد دیکھ کر اور بانی محفل کا اہتمام و اعتقاد دیکھ کر مختصراً مفصل دیکھو مولود الروے۔

شیخ محمد طاہر تاکیداً لکھتے ہیں کہ اگر روزانہ بوجہ کاروبار ذکر نہ کر سکو تو سال بہ سال میلاد شریف ضرور کیا کرو مختصراً مفصل دیکھو مجمع البحار صفحہ ۵۵۰ میں۔

علامہ صیف الدین خود میلاد میں شریک ہونا اور میلاد شریف کرنا ولیمہ کھانا ۱۲ ربیع الاول کو کھانا کھلانا وغیرہ تحریر کرتے ہیں مختصراً مفصل دیکھو الدر المنظم صفحہ ۸۸ و کتاب اذاقۃ الاثام صفحہ ۸۲

حافظ ابن جوزی لکھتے ہیں کہ میلاد شریف سے تذلیل شیطان اور تقویت اہل ایمان و اسلام ہے دیکھو اذاقۃ الاثام صفحہ ۸۲

شیخ عبدالحق صاحب دہلوی خود میلاد کرنا شریک ہونا پڑھنا تحریر کرتے ہیں اور برکتیں ظاہر ہونا اور مطلب برآری حاجت روائی کے لیے اور لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم کرے جو مولود کی راتوں کو عیدین بنائے تاکہ جس کے دل میں مرض عداوت ہو اُس کو علت ہو مفصل دیکھو ما ثبت بالسنہ صفحہ ۸۰ سطر ۹

شاہ ولی اللہ صاحب اپنی والد کا ذکر میلاد شریف کرنا تقسیم کو کچھ نہ تھا صرف بھُنے چنے تھے وہی تقسیم کر دیے رات کو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا نہایت خوش تھے اور بھُنے چنے سامنے رکھے تھے مختصراً مفصل دیکھو مشرب النبی صفحہ ۸

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فیوض الحرمین صفحہ ۲۶ و ۲۷ پر لکھتے ہیں کہ میں مکہ مبارکہ میں آنحضرت کے مولد مبارک میں تھا میلاد کے روز لوگ جمع تھے اور درود شریف پڑھ رہے تھے اور بیان کر رہے تھے وہ معجزات جو ولادت کے وقت ظاہر ہوئے تھے تو میں نے دیکھا ایکبارگی انوار ظاہر ہوئے میں نے تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار رحمت ہیں

شاہ عبدالعزیز صاحب خود میلاد شریف کرنا پسند کرنا لکھتے ہیں مختصراً مفصل دیکھو فتاوے

عزیزیہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۴ -

٦٠٤ھ سے ١٣٨٥ھ تک حنفی مالکی شافعی حنبلی بالاتفاق محفل میلاد شریف کرتے پڑھتے سنتے شریک ہوتے چلے آئے ۳۲۳ کتابیں سب نے لکھیں بغرض تعلیم تعمیل و تشہیر چند مشہور مصنفین مؤیدین حنفی مالکی شافعی حنبلی کے نام یہ ہیں۔ صرف ٧٥٤ھ میں فاکہانی نے اعتراض اٹھایا جس کا رد علماء وقت نے بالاتفاق کیا عمل درآمد برابر جاری رہا بہ ہیئت کذائی۔

نام:- شیخ عمر بن محمد سردار صالحین موصلی۔ علامہ ابوالخطاب اندلسی۔ امام ابو محمد معروف بہ ابو شامہ استاد امام نووی۔ علامہ ابو طالب مالکی۔ علامہ ابوالفتح حنبلی۔ علامہ امام عفیف الدین حمری۔ حافظ شمس الدین ابن جزری۔ علامہ ابوالحسن احمد۔ حافظ عماد الدین ابن کثیر۔ علامہ ابوالقاسم دمشقی۔ علامہ شمس الدین دمشقی علامہ سلیمان۔ ابن الشیخ آقا شمس الدین۔ مولانا حسن اللحرمی۔ شیخ محمد بن حمزہ۔ علامہ حافظ ابوالخیر سخاوی شیخ عفیف الدین شیرازی۔ ابوبکر الدلقی۔ برہان محمد ناصح۔ برہان ابوالصفا مجد الدین محمد بن یعقوب صاحب قاموس۔ یوسف بن علی شامی۔ ابوبکر الحجازی۔ منصور شاہ۔ ناصر الدین المبارک۔ امام علامہ ظہیر الدین شیخ الاسلام علامہ صدر الدین شافعی۔ علامہ ابن حجر عسقلانی۔ شیخ جلال الدین سیوطی۔ محمد بن علی الدلقی۔ شیخ شہاب الدین قسطلانی۔ نور الدین حلبی شافعی۔ علامہ محمد عبد الباقی مالکی۔ علامہ علی معروف بہ ملا علی قاری۔ عبد الرحمن صفوی شافعی۔ سید امام جعفر برزنجی۔ سید زین العابدین۔ شیخ احمد نجدی شیخ اسمٰعیل آفندی مصنف روح البیان۔ احمد بن قشاشی مدنی۔ قاضی ابن خلکان شافعی۔ علامہ ابو اسحاق۔ شیخ عبد الملک کردی۔ فاضل باجوری۔ امیر محمد باجوری۔ شیخ سقاط باجوری شیخ عبد الباقی بدر علامہ زرقانی۔ محمد بن عرف مدنی۔ شیخ محمد عابلی۔ علامہ احمد بن حجر۔ حافظ ابن المحدث دمشقی حنبلی۔ ابوبکر یحیی اندلسی۔ مولانا زین الدین نقشبندی۔ جلال الدین میرک۔ علامہ فاسی مدنی۔ مولانا معین الدین۔ شیخ محمد طاہر۔ شیخ عبد الحق دہلوی۔ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی۔ مولانا امداد اللہ صاحب مہاجر مکی۔ مولانا رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی۔ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی

یہ نام مندرجہ بالا مشہورین مصنفین میلاد شریف و مؤیدین ہیئت کذائیہ ہیں بعد ١٢٥٠ھ عیسوی ہندوستان میں بدعت و جدت کے لفظ سے اعتراض انہی علماء روشن خیال روشن دل نے انہیں کے خلاف فتاوے لکھے۔ شاہ رحمت اللہ و امداد اللہ صاحب نے مکہ سے لکھا کہ مانعین نہیں سمجھے اور نہیں جانتے ہیں ان کے منع کرنے کو نہ مانو نہ یہ جدت ہے نہ بدعت ہے آئندہ زمانہ آزادی آئے گا۔ اسلام کے خلاف اور پیغمبر اسلام کی شان کے خلاف طرح طرح کے اعتراض اٹھائے جائیں گے یہ ذکر

رسول رب العلمین و ختم المرسلین ثابت کرنے کے لیے اکثر کا کام دے گا یہ سد باب ہوگا فرض کفایہ ہے۔
مختصراً مفصل دیکھو انوار ساطعہ ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ صفحہ۔

اس ڈھیل کا نتیجہ مسلمانوں میں دعوی سحری کی صورت میں ظاہر ہوا اور مسلمانوں کا جو قدم تبلیغ دین میں بڑھ رہا تھا وہ رکا اور گر کے سنبھال مشکل ہو گئی اہل عقل نے محسوس کیا چنانچہ نواب صدیق حسن خاں صاحب نے کتاب میلاد شریف الشمامۃ عنبریہ فی مولد خیر البریہ لکھی مگر افسوس کتب خانہ کی زینت رہی۔ پھر مولانا حالی نے محسوس کیا اور مسدس لکھا جس کے چند اشعار درج کیے جاتے ہیں یہ بھی پڑھے لکھوں کے دل میں یا کتب خانہ میں ہی عوام اس سے بھی بے خبر حالت عرب مطابق ہے

جوا اُن کی دن رات کی دل لگی تھی — شراب اُن کی گھٹی میں گویا پڑی تھی
تعیش تھا غفلت تھی دیوانگی تھی — غرض ہر طرح اُن کی حالت بُری تھی
بہت اس طرح گزری تھیں اُن کو صدیاں
کہ چھائی ہوئی نیکیوں پر تھیں بدیاں

یکایک ہوئی غیرت حق کو حرکت — بڑھا جانب بوقبیس ابر رحمت
ادا خاک بطحا نے کی وہ امانت — چلے آتے تھے جس کی دیتے شہادت
ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

ہوئے محو عالم سے آثار ظلمت — کہ طالع ہوا ماہ برج سعادت
نہ چھٹکی مگر چاندنی ایک مدت — کہ تھا ابر میں ماہتاب رسالت
یہ چالیسواں سال لطف خدا سے
کیا چاند نے کھیت غار حرا سے

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا — مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا — وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماوا
یتیموں کا والی غلاموں کا مولا

خطا کار سے درگزر کرنے والا — بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کو زیر و زبر کرنے والا — قبائل کو شیر و شکر کرنے والا

اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا
مسِ خام کو جس نے کندن بنایا　　کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا　　پلٹ دی بس اک آن میں اُس کی کایا
رہا ڈر نہ بیڑے کو موجِ بلا کا
اِدھر سے اُدھر پھر گیا رُخ ہوا کا

مولانا اشرف علی صاحب دیوبندی نے بھی ضرورت کو محسوس فرمایا اور میلاد شریف کی کتاب لکھی جس کا نام نشر الطیب فی ذکر الحبیب رکھا۔ دیباچہ میں مفصل لکھا کہ جیسا مجمع ہو انتخاب کر کے سنایا جائے۔ مگر افسوس بہت سے پڑھے لکھوں نے پھر بھی اعتراض سے احتراز نہیں کیا کہیں لفظ میلاد پر طعن کا بہانہ کہیں کوئی حیلہ تراشا اور کسی مصلحت حالات پر نظر نہیں کی جو موجودہ حالات میں ضروری تھے مجدد صاحب الف ثانی کے مکتوب ؏ کو دیکھیے جو الی نکے خلاف ہیں اُن کے رفع شک کے لیے کافی ہے (در نفس قرآن خواندن بصوتِ حسن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چہ مضائقہ است) یعنی

یہ مکتوب بسوال جواب مرزا احتشام الدین ہے مختصراً مفصل دیکھو جلد ۳ میں

لفظ میلاد کا اعتراض تمامی کتاب کے پڑھنے کے بعد یقیناً کوئی صاحب عقل تسلیم نہیں کرے گا میلاد سے نظام عالم قایم ہے لفظ میلاد نبی کی دو جگہ اللہ تعالےٰ نے سورۂ مریم میں ذکر فرمایا ہے لفظ میلاد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے و ذکر سے کلام پاک پر احادیث سے کہتا ہے اہل سنت پر خود حضور نے اپنی پیدایش کا ذکر کیا سُنا اور اپنی تعریف کے لیے مامور کیا صحابہ نے تابعین تبع تابعین نے صالحین سابقین نے اس کو پسند کیا جو اپنے کو مسلمان کہے وہ اس پر اعتراض کرے یہ کیسے ممکن ہے۔

تعیین وقت اس سے بھی نظام دنیا قایم ہے دیکھو رات دن چاندنی۔ دھوپ۔ سنہ سال فصل غلہ و فصل میوہ جات۔ جاڑہ۔ برسات۔ گرمی جس کا موسم نام ہے فرایض نماز روزہ۔ حج۔ زکات۔ موت زیست۔ پیدایش۔ انسان وحیوان نج کے کام ان میں کوئی اعتراض نہیں اور آنحضرت کے رسول رب العالمین وخاتم المرسلین دل میں مسلمانوں کے مضبوط کرنے کو فضایل سنانا جس کو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سنایا اور سُنا صحابہ خلفا تابعین تبع تابعین سابقین صالحین نے سُنا سُنایا آنحضرت نے بتعین وقت حضرت حسان کو مامور کیا اور جس کے سننے کو سیکڑوں آدمی

جمع ہونا ضروری ہے اس میں اعتراض کیسا بھونڈا حیلہ ہے معاذ اللہ مسلمان سے قطع نا ممکن اگر کوئی کہے کہ نماز کے وقت سنایا جائے تو یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ جو نماز پڑھتے ہیں ان سے زیادہ ان کے سنانے کی ضرورت ہے جو کاہل و غافل نماز بظاہر نہیں وہ مسجد میں کہاں ہوں گے اور اگر ہوں بھی تو ایسے ہی تعین وقت کی صورت میں

اخبار الجمعیت یکم اگست ۱۹۳۲ء سے یہ معلوم ہو کر اطمینان ہوا کہ مولانا احمد سعید صاحب نے اٹاوہ میں جو تقریر کی اس سے ان کو یہ احساس ہوا کہ لوگ آنحضرت کو معاذ اللہ رفارمر و مصلح کہتے ہیں رفع نہیں کرتے ہیں رفارمر و مصلح کے کام عقلی اور پیغمبر کے احکام عینی ہوتے ہیں۔ احکام عقلی میں رد و بدل ہوتا ہے اور احکام عینی میں رد و بدل نہیں ہوتا ہے مفصل دیکھو تقریر مولوی احمد سعید صاحب جس میں آنحضرت کے معجزات و فضائل ان کو نبوت میں بیان کرنے پڑے اور خواندوں سے میلاد شریف پڑھوانے کی نسبت مولانا نے زور دیا ہے۔

اب مقامی خواندہ صاحبان کو توجہ کرنا چاہیئے جو صاحبان زبانی فرما سکتے ہیں فرمائیں جو کتاب سے فرما سکتے ہیں وہ حسب ضرورت انتخاب کر کے سنائیں اور حسب ضرورت احکام ضروری و نماز و مناہی جو مناسب معلوم ہو بیان کریں جو مفید عام و بقا و ذکر خیر الانام ہوں یعنی مضبوطی دین قلب کے لئے موجب رغبت امر و نہی ہو یہی اصلاح تو بصورت بقا و ذکر ہر طرح ممکن ہے ورنہ ذکر ہونے دیں اور اعتراضات سے دشمنوں کو نہ خوش کریں۔

روز پیدائش ابولہب نے اپنی لونڈی ثوبیہ کو خوش خبری پیدائش کی دینے کی وجہ سے آزاد کیا تھا اور دودھ پلانے کی اجازت دی تھی تو اس کو خواب میں دیکھا اس نے کہا شب دوشنبہ کو عذاب میں تخفیف ثوبیہ کے آزاد کرنے سے ہوتی ہے اور دو انگلیوں سے پانی چوستا ہوں مفصل دیکھو مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۲۷ سطر ۱۱ مطبوعہ مصر حضرت امام قسطلانی و مدارج نبوت ترجمہ مدارج بنوت جلد دویم صفحہ ۳۶ سطر ۸ وصل اول۔

اب قابل غور ہے ان معترضین کے لئے جو حسب استطاعت شیرینی کی تقسیم پر اعتراض اٹھاتے ہیں کہ ابولہب ایسے کافر کو لونڈی آزاد کرنے میں تخفیف عذاب ہو پھر مسلمان کا کیا حال ہوگا جو محبت میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرور اور بذل مال کر لگایا کرتے ہیں اس راہ میں مفصل دیکھو مدارج النبوت جلد ۲ صفحہ ۳۶ وصل اول عبدالحق صاحب محقق دہلوی۔

چند احادیث اور لکھتا ہوں جو مفید ہیں

حدیث اوّل مشکوٰۃ انصاری صفحہ ۲ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام اعمال نیت پر ہیں اور اُسی کو وہی ملتا ہی جو اُس کی نیت میں ہو۔ جس شخص کی ہجرت اللہ ورسول کی طرف مقصود ہو اُس کی ہجرت اللہ ورسول کی طرف واقع ہوتی ہو اور جس کی دنیا کی طرف مقصود ہو تو اُس کی ہجرت دنیا کی طرف ہی مختصر مفصل دیکھو بخاری ومسلم شریف میں وصفحہ ۳۱ الاقتصاد مولانا اشرف علی میں۔

حدیث ۲ مشکوٰۃ شریف انصاری صفحہ ۲۶ فی کتاب البجۃ باسناد صحیح
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کوئی ایسا علم جس سے حق سبحانہ تعالیٰ کی رضا طلب کی جاتی تھی یعنی علم دین یا ایک آدھ مسئلہ سیکھے اور غرض کچھ اور نہ ہو بجز اس کے کہ اُس کے ذریعہ متاع دنیا حاصل کروں تو قیامت کے دن وہ شخص خوشبوئے جنت نہ پائے گا۔ روایت کیا اس کو محمد اور ابوداؤد وابن ماجہ نے۔ اگر مسئلہ پوچھنے میں یہ غرض ہو کہ دنیا کا مطلب نکالیں گے تو اس میں کس قدر وعید ہیں مفصل دیکھو صفحہ ۳۲ الاقتصاد تصنیف مولانا اشرف علی

حدیث ۳ صحیح مشکوٰۃ صفحہ ۲۲
حضرت عبداللہ بن عمرو ابن عاص سے روایت ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کوئی شخص کامل مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اُس کی خواہش نفسانی ان احکام کے تابع نہ ہو جاوے جن کو میں لایا ہوں روایت کیا اس کو شرح السنۃ میں اور نووی نے اس کو اربعین میں صحیح کہا ہو مفصل دیکھو صفحہ ۳۲۔ الاقتصاد مولانا اشرف علی۔

حدیث ۴ متفق علیہ مشکوٰۃ انصاری صفحہ ۲۳ دیکھو مفصل بخاری ومسلم میں۔
حضرت نعمان بن بشیر سے حدیث طویل میں مروی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شبہات میں پڑنے لگتا ہی وہ ضرور حرام میں واقع ہوتا ہی مفصل دیکھو صفحہ ۳۲ الاقتصاد مولانا اشرف علی۔

حدیث ۵ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو تین باتوں سے محفوظ رکھا ہو (۱) تمھاری نبی تم پر بددعا نہ کریں گے جس سے تم ہلاک ہو جاؤ سب کے سب (۲) اہل باطل کو تم اہل حق پر غالب نہ کریں گے (۳) تم لوگ کسی گمراہی کی بات پر متفق ومجتمع نہ ہوگے روایت کیا اس کو ابوداؤد نے مفصل دیکھو کتاب الفضائل باب رابع کلکتہ صفحہ ۳۶۳ وصفحہ ۳۳ الاقتصاد مولانا اشرف علی۔

حضرت معاذ ابن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک شیطان بھیڑیا ہو انسان کا اُس کو پکڑتا ہے جو جماعت سے علحدہ ہو جاتا ہے تو تم مختلف راہوں سے بچاؤ اور اسی کو عام جماعت ہیں۔ رکھو روایت کیا احمد نے دیکھو مشکوٰۃ انصاری صفحہ ۲۳ و صفحہ ۳۳۔ الاقتصاد مولانا اشرف علی

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جو شخص اہل دین کی جماعت سے ایک بالشت برابر بھی جدا ہوا اُس نے اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا۔ روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد نے دیکھو مفصل مشکوٰۃ انصاری صفحہ ۲۳ ف اس سے ثابت ہوا جس پر امت محمدیہ اجماع کرے وہ ضلالت نہ ہوگا اور اُس کی ضد و خلاف ضلالت ہوگا کما قال تعالیٰ فماذا بعد الحق الا الضلال جس میں اجماع میں شرکت کی تاکید اور اس سے جدائی پر وعید مفصل دیکھو صفحہ ۴۳ الاقتصاد مولانا اشرف علی۔

روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود ہر جمعرات کو وعظ سناتے ایک شخص نے عرض کیا کہ ہمارا جی چاہتا ہے کہ آپ ہر روز وعظ کہیں آپنے فرمایا کہ مجھ کو یہ مانع ہے کہ تم اُکتا جاؤ۔ اس لیئے وقتاً فوقتاً وعظ سے خبرگیری کرتا ہوں جیسا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم لوگوں کے اُکتا جانے کے اندیشہ سے کچھ ناغہ دے کر وعظ سے خبرگیری فرماتے تھے روایت کیا اس کو بخاری نے و مسلم نے مفصل دیکھو مشکوٰۃ انصاری صفحہ ۲۵ و صفحہ ۳۶۔ الاقتصاد مولانا اشرف علی:

احادیث مندرجہ بالا سے اہل عقل کو اپنی حالت سنبھالنے کا خیال اور اہل علم کو اپنے فرائض محسوس کرتا ہوں گے۔ ذکر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیدایش کے فضائل و معجزات سے جس سے سامعین کے دل میں رفاہ و مصالح کا قطعی خیال نہیں آسکتا بلکہ وہ دل سے رسول رب العالمین و ختم المرسلین یقین کرتے ہیں اور اُسے محبت سے ذکر سُننے کے لیئے مجالس کا اعلان حسب استطاعت کرتے اور ترغیب دیتے ہیں اُن کے قلبوں میں اللہ و رسول کی محبت کا یہ نتیجہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ مجالس میلاد شریف سے بیحد دلچسپی لیتے ہیں عقیدت تاسید سے سچے مسلمان بنتے ہیں احکام خدا و رسول پر اپنی جان اور مال ہمہ وقت قربان کرنے کو تیار جلسہ میلاد ہو یا وعظ میلاد۔ یا جلسہ سیرت نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہو یا جلوس علماء جو غرض ہر کام جو مذہب اسلام سے تعلق رکھتا ہو پیش پیش نظر آتے ہیں۔ اکل حلال محنت مزدوری سے کھانے ہیں تھوڑی پونجی پر قناعت کرنے والے جھوٹ سے نفرت۔ سچ کے عادی۔ چال فریب مکر اور حیلہ سے ناآشنا۔ اپنے معاملات پنچایت سے طے کرنے میں مشتاق جھوٹی قسم سے ڈرنے والے غیبت اور بہتان کو ناپسند کرنے والے دل میں خوف خدا اور محبت رسول سے سرشار مقدمہ بازی سے بیزار جھوٹی گواہی سے

کانپنے والے بحالت خطا سچے دل سے خدا کے سامنے گڑگڑانے والے عام مجمع میں معافی مانگنے والے عبادت دل سے کرنے اور فخر نہ کرنے والے اگر استطاعت ہو دل سے حج ادا کرنے والے اور زکاۃ دینے والے بزرگوں کی شان میں گستاخانہ الفاظ زبان سے نہ نکالنے والے ہوتے ہیں۔

اب یہ عرض ہے کہ منشاء مسلمانان جماعت کا اظہار مختصراً کروں سنئے منشا یہ ہے کہ میلاد نبی روحی فداک ہو یا وعظ میلاد ہو یا سیرت نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہو اس میں ہر مسلمان مثل سابقین صالحین حنفی مالکی شافعی حنبلی جن کا ذکر کتاب میں کیا گیا ہے شریک ہونا چاہیئے اپنے نبی کی شان جس طرح سابقین صالحین نے اور امام ابو محمد معروف بہ ابو شامہ نے اپنی کتاب مبارک الباعث علی انکار البدع والحوادث میں لکھا ہے جو ضرورت جب تھی اب اگر حالت کو دیکھا جاوے تو بدرجہا ضرورت ہے اصلی حالت میں پیش کی جاوے۔ یہ ضرور ہے کہ ہر انسان جو دوسرے دین کے سوائے اسلام کی تلاش کرے گا دنیا میں وہ کامیاب نہ ہوگا ناچار اس دین کی طرف رجوع کرنا ہوگا حسب فرمان خدائے عزوجل رکوع ۹ سورہ آل عمران لیکن بحیثیت ناچیز بندہ ہم کو بھی سعی دین کے لیے خدا کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کے پھیلانے میں سعی کرنا چاہیئے تاکہ ہم بھی مستحق اجر ہوں حسب فرمان اللہ تعالے سورہ والنجم رکوع ۳ - ۱۲ ربیع الاول یا ماہ ربیع الاول جیسے مسلمان جلسہ کرتے ہیں بلا عذر شامل ہوں اتفاق کا رنگ اختیار کریں جس سے تبلیغ اسلام ہو رفارمر و مصلح دل میں نہ آنے پاوے رسول رب العالمین و ختم المرسلین دل میں ہر مسلمان کے جمار ہے اور غیر مسلم مسلم بنیں اور خانہ جنگی بند ہو۔ آمین ثم آمین

بقول حالی

جو بڑھے گا مرتبہ اُس کا بڑھایا جائے گا — جو گرے گا اپنے درجہ سے گرایا جائے گا
وہ یہی خطرہ ہے جسکے ڈر سے مال اور جاہ سب — کر رہے ہیں اپنی اپنی قوم پر قربان سب

قوم گنتی میں ہے گو مور و ملخ سے بھی سوا
مر گئے جب قوم کے دل قوم میں پھر کیا رہا

اگر ہم سے مانگے کوئی ایک پیسہ — تو ہوگا کم و بیش بار اُس کا دینا
مگر ہاں وہ سرمایہ دین و دنیا — کہ ایک ایک لمحہ ہے انمول جس کا

نہیں کرتے خست اڑانے میں اُس کے
بہت ہم سخی ہیں لٹانے میں اُس کے

گڈریے کا وہ حکم بردار کتا   کہ بھیڑوں کا ہر دم ہے رکھوال کرتا
جو ریوڑ میں ہوتا ہے چیتے کا کھٹکا   تو وہ شیر کی طرح پھرتا ہے بپھرا
گر انصاف کیجئے تو ہے ہم سے بہتر
کہ غافل نہیں فرض سے اپنے دم بھر

ہمارا یہ حق تھا کہ ہم یار ہوتے   مصیبت میں یاروں کے غمخوار ہوتے
سب اک اک کے باہم مددگار رہتے   عزیزوں کے غم میں دل افگار ہوتے
حب الفت میں یوں ہوتے ثابت قدم ہم
تو کہہ سکتے اپنے کو خیر الامم ہم

اگر ایک جواں مرد ہمدرد انساں   کرے قوم پر دل سے جان اپنی قرباں
تو خود قوم اُس پر لگائے یہ بہتاں   کہ ہے اُس کی کوئی غرض اس میں پنہاں
وگرنہ پڑی کیا کسی کو کسی کی
یہ چالیں سراسر ہیں خود مطلبی کی

زمانہ کا دن رات ہے یہ اشارا   کہ ہے آشتی میں میری یاں گزارا
نہیں پیروی میری جس کو گوارا   مجھے اُن سے کرنا پڑے گا کنارا
سدا ایک ہی رُخ نہیں ناؤ چلتی
چلو تم اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی

یہ پہلا سبق تھا کتابِ ہدا کا   کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا
وہی دوست ہے خالقِ دوسرا کا   خلائق سے ہے جس کو رشتہ ولا کا
یہی ہے سخاوت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

عمل جن کا تھا اس کلامِ مبیں پر   وہ سرسبز ہیں آج روئے زمیں پر
تفوق ہے اُن کو کہیں اور کہیں پر   مدار آدمیت کا ہے اب انھیں پر
شریعت کے ہم نے جو پیمان توڑے
وہ لے جا کے سب اہل مغرب نے جوڑے

وہ دیں جس نے الفت کی بنیاد ڈالی   کیا طبع دوراں کو نفرت سے خالی

بنایا جانب کو جس نے موالی ہر ایک قوم کے دل سے نفرت نکالی
عرب اور حبش ترک تاجیک و دیلم
ہوئے سارے شیر و شکر مل کے باہم
تعصب نے اس صاف چشمہ کو آکر کیا بغض کے خار و خس سے مکدر
بنے خصم جو تھے عزیز اور برادر نفاق اہل قبلہ میں پھیلا سراسر
نہیں دستیاب ایسے اب دو مسلماں
کہ ہو ایک کو دیکھ کر ایک شاداں

یہ کام احقر کے لیے بہت بڑا تھا مگر ہزار ہزار شکر اس خالق ارض و سما کا جس نے الحمد للہ مجھ حقیر فقیر سراپا تقصیر سجاد حسین سنی حنفی نقوی مودودی ولد میر ابرار حسین رسالدار ساکنہ قاضی محلہ سہسوان ضلع بدایوں سے یہ رسالہ مرتب کرایا۔

خدایا اپنے حبیب پاک صاحب لولاک کے طفیل مفید بنا اور ہم مسلمانوں کے دلوں سے نفاق شقاق نکال غفلت غیبت اور بہتان اور بغض اور حسد کے مرض سے شفا دے اپنے اور اپنے نبی امی محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سچی محبت عطا کر۔ امر و نہی کا عامل بنا اہل بیت وصحابہ رضی اللہ عنہ کی سچی محبت دے اور ان کے طریقہ پر گامزن ہونے کی قوت عطا فرما اور سبھی نیک کاموں کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین فتم آمین

بد ہی چور ہی مجرم ناکارہ سہی اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا
تیرے صدقے مجھے ایک بوند بہت ہے تیری جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

تضمین نعت حضور سرور کائنات از نتیجہ فکر سید شہزاد علی صاحب شیدا ولد سید شاکر علی صاحب فاضلی شاگرد جناب منشی شاکر حسین صاحب نکہت سہسوانی قاضی محلہ سہسوان ضلع بدایوں

سمجھنا تو یہ تھا زاہد سمجھ سے بھی کہیں تم ہو نہ سمجھے کچھ اگر سمجھے کہ ختم المرسلیں تم ہو
تعالی اللہ سپہر حسن کے ماہ مبیں تم ہو مہ کنعاں بھی دلدادہ ہے جس کا وہ حسیں تم ہو
جہاں کی زیب و زینت رونق خلد بریں تم ہو غرض یاں بھی تمہیں تم تھے وہاں پر بھی تمہیں تم ہو
رہے آباد تا محشر الٰہی گھر تصور کا کہ اس وسعت کدہ میں جس جگہ دیکھو وہیں تم ہو
بہت سے آئے بھی ہونگے دکھائی دینگے اب بھی مگر اب تو خدائی بھر میں جو کچھ ہو تمہیں تم ہو
رسالت میں فنا ایسا کیا کشف حقیقت نے کہ اس پیراہن ہستی میں گویا میں نہیں تم ہو

تمھارا گھر ہو جس دل میں مٹا سکتا ہو کون اس کو — ہو ایمن ہر بلا سے وہ مکاں جس کے مکیں تم ہو
زمیں کا کیوں دماغ آقا نہ پہونچے عرش اعلیٰ پر — خدا کے سامنے سجدے میں جب سر بر زمیں تم ہو
ہوا بھی لگ نہیں سکتی ہو اس کی اچھے اچھوں کو — بساط قرب میں جس بزم کے مسند نشیں تم ہو
یہ سارے عالم ایجاد کا حلقہ حقیقت میں — انگوٹھی ہو ید قدرت کی اک جس کے نگیں تم ہو
ربیت ہو کمال سربلندی میں تقدم بھی — خدا کے قلزم صنعت کی موج اولیں تم ہو
تمھارے سر ہو سہرا حشر میں سب کی شفاعت کا — کسی کا پوچھنے والا جہاں کوئی نہیں تم ہو
تجرد میں بھی امت سے تعلق ہو وہی قایم — نہیں ہو اس جہاں میں اس طرح گویا یہیں تم ہو
گراں ہوتا ہو پھل جس قدر اتنا ہی جھکتا ہو — تعجب کیا ہی گر راحت گزین بر زمیں تم ہو
ہو بہتر تم سے کوئی عالم ایجاد میں کیونکر — نہیں ثانی کہیں جس کا وہ نقش اولیں تم ہو
ازل کی بات کیا یاد ہے ہاں محفوظ ہو اتنا — بروز اولیں تم تھے ظہور آخریں تم ہو

ڈرے تو کیوں ڈرے شیدا عذاب روز محشر سے
خدا ہو غافر الذنب اور شفیع المذنبیں تم ہو

تمام شد

۲۴ ستمبر ۱۹۳۴ء یوم دوشنبہ مطابق
۱۴ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ

پتہ طلبی کتاب۔ دوکان حاجی عبد المجید عبد السعید تاجران عطر سہسوان ضلع بدایوں قیمت ۲

مطبوعہ نظامی پریس بدایوں

(محمد احید الدین ایف۔ آر۔ ایس اے پرنٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ۔

اما بعد گرسنۂ رحمت غفار و تشنۂ شفاعت سید الابرار صلی اللہ علیہ و آلہ الاطہار و صحابہ کبار عاشقان نبی مختار و محبان حبیب پروردگار کی خدمت میں عرض رساں ہے کہ حالات مندرجہ تاریخ زمانہ سابقہ و حالات موجودہ کے دیکھنے سے اس بات کو مجھ حقیر فقیر سراپا تقصیر سجاد حسین ولد میر ابرار حسین سُنی نقوی حنفی مودودی کے دل نے مجبور کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے میلاد کے حالات جو بڑی بڑی کتابوں میں ہیں بغرض واقفیت عوام و بہ اُمید رفع شکوک ایک رسالہ میں مختصراً بہ زبان عام فہم رائج زمانہ بحوالہ کتب معتبرہ یکجا کر کے منظر عام میں پیش کروں اور قادر مطلق سے اُمید کروں کہ اس کو مقبول عوام و مفید عام کرے کیونکہ کتب ہائے سابقہ یا بوجہ رہبری یا زبان فارسی و عربی عوام تک نہیں پہونچتی ہیں حالانکہ وہ بغرض تعلیم و تعمیل و تشہیر سابقین صالحین علماء روشن دل نے تحریر فرمائی تھیں جواب محض زینت کتب خانہ نیک نفساں ہیں یا مذہبی پیشوایان کی دل و زبان پر ہیں مگر عام مسلمان محض ناواقف ہی نہیں بلکہ شب و روز نشانہ ملامت کم فہماں ہیں جو معاذ اللہ لفظ میلاد کو بدعت و جدید کہنے کے تکلیف اُٹھاتے اور دل مسلمانوں کا دُکھاتے ہیں اُن کو معلوم ہو جانا چاہئے کہ نہ لفظ میلاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جدید ہے نہ بدعت ہے یہ ابتدائے دنیا سے کسی نہ کسی طرح برابر ہر وقت ہر مذہب و ملت کے لوگوں کے پیشوایان و اُن کے پیروں کا حرز جان و ایمان رہا ہے خود اللہ تعالے کو پسند رسول کو پسند ہے نہ اللہ نے نہ رسول نے اس کو کہیں منع کیا ہے بلکہ خود حضور نے فرمایا مسلمانان مں سنا مجمع مسلمانان میں خلفاء راشدین صحابہ تابعین و تبع تابعین و سابقین صالحین حنفی مالکی شافعی و حنبلی غرض یہ کہ جملہ اہل سنت والجماعت بالاتفاق سنتے سناتے رہے اور ذکر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و ذکر میلاد کو کسی نے نہ بدعت کہا نہ جدت کہا یہ محض دھوکہ ہے لفظ بدعت کی مفصل بحث کو شرح مشکوۃ شریف محقق دہلوی و اذا فتہ الاثام وغیرہ کتب میں دیکھئے و معنی یہ ذکر میلاد جس میں فضائل پیدایش کے وقت و قبل پیدایش کے بیان کیے جاتے ہیں ہر